



مال: جیز پس اجھا خاصار و زہ ہو جاتا ہے۔“

”و تمہیں فرزانہ وہ پروگرام تو تم رہنے ہی لو۔“

”و مگر تراویح تو جیز میں نہیں پڑھی جاسکتی۔“

”کہاں بھی ہے رمضان میں اتنا تامم کہاں ملے گا۔“

”تم سے تم تراویح پڑھو گے ہم“ نازیہ نے بے شفہی

ناظمہ رکھتا ہے مگر اندر سے محل محل کر

”نمازیہ سے دہرا لیا۔“

”ہمکتے لجے میں کہاں حسب معمول وہ ریپورٹ کان لے لے لگے ابی عزیزان“

”آریو ادکے بیٹا؟“

”میرا اس بارہوادی کے کوئی طعنے نہیں سنوں گا۔“

”جان دوست فرزانہ سے دل کی بائیک کو بڑھی ہی ہے۔“

”روزے بھی سارے رہنمیں گا اور نمازیں بھی ساری

”اور تم تو جانتی ہو اماں کا ہمراج“

”وہ ادھر ادھر پڑھوں گا۔“

”ان کا بس اچھا ہو مجھے پیکن میں فریم کر کے لکھ دیں۔“

”فرزاں نے فون رکھا اور بڑی تشویش سے فوارکی

”UrduPhoto.com“

”مقبول بیگم کے لب مسلسل ورد میں مصروف تھے

”اک لوگ بھی ہے ہمارے ہاں۔“

”تمہیں یار، تمہیں یعنی پڑتا ہمارے گھر میں روزہ انگلیاں تسبیح کے دانے کے انتہے میں متاخر۔“

”رکھ کے سب لکھنے ناکر کہ مذاق ہو جاتے ہیں۔“

”میرا ۲۰۱۱“

”اوہ ان کھصیر کھلکھلیں پاروں کی سیاڑھی کے بارڈر“

”سارا دن گھر سے باہر نہیں کر سکتیں“

”کوئی حفظ کرنے میں ممکن۔ اچانک یہ محیت“

”ماما۔“

”فوا در سرپہ آن کھڑا ہوا وہ پچھہ بد مزا سی ہو“

”ٹوٹ گئی۔ جب مایا نے وہ سپ سے ان کے برادر بیٹھتے“

”ہوئے رکھوٹ اٹھالیا۔“

”ذہنیں“

”ریپورٹ ہاتھ رکھ کے پوچھنے لگیں“

”خبردار سے خبردار جو تم نے چینیں بدلاتو؟“

”انہوں“

”ڈاکٹر اکار اکار“

”ڈاکٹر پیلیز۔“

”کچھ دیر تو جان چھوڑ دیا کریں ان“

”ڈراموں کی سارا لاوچ جھاگوں جھاگ کر کے رکھ دیا“

”ہونے دے دیں۔“

”دایکی کیا ضرورت پڑ گئی ہے؟“

”وقت ہمیں کیا تکلیف ہے؟“

”فوا نے آتے ہی“

”رمضان اکڑتا ہے یا اس نے بڑے حیرت نہ کیا“

”خلص ہیا۔“

”و نکھنے دو دادی کو۔“

”ان کی مرضی چاہے صابنی“

”ہاں تو رونہ کیا صرف شلوار قیص میں رکھا جاسکتا“

”196“

شختیت ہے میرا بچہ اس کی طرح کمر پوکا پوکا کے لونڈیوں
کے بچھے ہی منکنے جو گارہ جانے گا۔ میں نہیں رکھنے
دیں یہ نام۔ ”

وہ پیغمبر مسیح علیہ السلام سے کام اور ہمدردی قریبی تھم خواہ ہنچے کے
کے آنکھے خان لگاؤ کی تو دنیا کیا کیا کیا نہ کہنے کی ٹھیکیں
ایک پیچے کی ماں بن گئی ہو، پیچھے تو سمجھداری کا ثبوت

”اگر نام کا اثر شخصیت پہ ہوتا تو آپ بھی مقبول ہوتے تھے دو چار لوگوں میں۔ ”نازیہ بڑی ردا کے روکنے کے نیوں یہ اختلاف مسکین کے نام کو برقرار رکھنے کا ماعوث بنا۔ البتہ مقبول بیکھر لئے یہ گھریں جانے کے بعد ایکلوٹے ناٹھی سے بے شکشا محبت رکھنے کے باوجود قریبی اصحاب سے ضد کر کے اپنے نام کی ختنی لگائی۔ ”سمجھا کریں جو ہے اسی کا ہے میں کیا اپنے نام کی ختنی لگانے کے بعد اسے ساتھ پڑھیں لے جاؤں گی اس کھر کو مگر خود سوچیں مسکین ہاؤس پڑھ کے لوگ کیاں ہوتا تھے قائم کریں گے اس کھر کے بارے میں یہی سوچیں رہتے ہیں۔ میرا نام بار بار عجب ہے اور بامعنی بھی اچھا تاثر رکھے گا۔“

اور مقبول یا گم نے سمجھ داری کا ثبوت یہ دیا کہ
بساں کے رکھے نام مسکین پہ تاک بھوں چڑھاتے
ہوئے دل میں پکا تھے کر لیا کہ ساس کی زندگی میں تو ان
کے رکھے نام پہ اعتمادِ خلائق کی ہمت وہ کر نہیں
سکتی ہیں مگر یہاں آن کے تحریکتے ہی فل یا دسوں کے
پڑک موقع پہ بیٹے کے نام کی تبدیلی کا اعلان بھی کر
دیں گے۔ اور ووئے بھی اب محمد علی گی قلمیں بھی پکھ
دیں گے۔ ہو پسند آنے لگی ہیں۔ وہ ولیپ کمار جیشی بیات
کمال۔ مگر کراز ادا تھا کہ از کم نام کے آگے خان، ملک
ایشی کی بخش تو نہیں لگتی تھی۔ اگر کس اس بخش جائے جائے
اندازت لگا دیا کہ مسکین قریب کیں اُس نام سے لی اے
کی ذکری بھی آگئی۔ اب وہ نام تبدیل کرنا کرنے کے لئے
جنہیں بھت میں نہیں رہتا چاہتا تھا، کمال کمال سے نام

لاری کوئی کاشہ بروگرام
کماٹی خواہ ۴۸

نیا ایڈیشن

سنچیو کپور

خوبصورت لفڑا پیر کے ساتھ
اجھیں و خوبصورت گیک ان اپ

قیمت صرف = ۲۲۵ روپے

ملنے کا ہے

الکتبیہ عمران و ابجسٹ

اردو بازار، کراچی 37

جی ہاں بھلے دفتر کے دستور کے مطابق اوپر لیے
دکان تجھے پاتھر میں آیا۔ پڑھا بھلا اوپر لیے اس کے شرکہ
سر اجوار یا گیا۔ نازکہ کے مقبول ٹیکم سے اور کوئی سرماں
بھلے ملیں نہ ملیں۔ مکاریں ایک بات بروہ ساس سے
تفصیل ہیں کہ نام مسکین کی بجائے کوئی اور ہونا
چاہیے۔ مقبول ٹیکم اپنے ووٹ بڑھتے رکھ کر خوشی
سے جھوم جائیں کہ شاید ناکارا کے ساتھ ساکھ بیوی کی نیکی
رباؤ کی بھی تاب نہ لاجئ کے بنا شاید نام بد لئے آمادہ ہو
یہی جائے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ نازیہ وحید مراد کی فیں
کھیر مقبول ٹیکم کو وہ ایک آنکھ نہ بھا تھا۔

میں مسے جبکوں یہم ووہ یہت اٹھے بڑا ہے
اک رہنماؤ پر کے مسے دو دن پرانے باسی بگھاڑا ہے بنگن
کی جیسی صورت ہے اتنا بڑا ناتھا کہ بال ڈال ڈال لکے
تھک جاتا ہے اسے پھٹپانے کے لیے اور وید کے
کے ماہر کو اعلیٰ ہوئے ہیں نہ بھی نام کا بڑا اثر ہوتا ہے

وقت ایسے چڑھی رہتی کہ جیسے کوئی ناگوار بوجواں پے
وار ہو رہی ہو۔ ایسے بی تکا یفہ تاثرات چہرے پے
بھی برآ جان رہتے۔ مقبول یکم کا کہنا تھا۔

”میرا بینا ایسا ہرگز نہیں تھا۔ براہم کھا اور نوش
اخلاق ہوا کرتا تھا۔ یہ تو شادی نے کیا پیٹی ہے۔ جس
وقت اس بختوں والی کا گھوگھت الثا۔ اس وقت

نے بھی تاثرات چہرے پے شبیت ہیں۔“ ۱۱۱

مسکین قبیلی مان کے انہی تجزیے کی نہ تردید کرتے۔ اس وقت
نہ تسلیق کی روپیہ ان کافر ندی کے باقی معاملات میں

بھی تھا۔ ایک واضح قسم کا گریز ایک نامحسوس سی
لاتعلقی۔ یہاں ایک چیز تھی جو انہیں جسمی خلاہت میں مبتلا
کر لی رہی اور وہ اپنے ہونے کا اعلان کرنے لایا۔ مجبور ہو

جاتے تھے۔ ”اوڑوہ بھی گھر کی بجت میں کسی بھی فرماداں اس
کی زیادتی۔“ ۱۱۲

فوادر سب سے بڑا تھا۔ خوبی سے کہنا تو ایک
روایتی سی اضافت کی دوڑنہ کہنا یہ چاہیے کہ فوادر مالا

سے بڑا تھا اور مالا سے بڑی کی سے بڑی تھیں اور کسی
کسی سے بڑی تھیں۔ آئندہ بھی ہونے کا امکان تھا۔“ ۱۱۳

کیونکہ وہ ان لوگوں میں جو اپنے بھائیوں کے بھائیوں میں
رہنا پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کی عقل بھی

بھپس سے بڑی تھی۔ جی ہاں، میرا مطلب کی
تھا۔ مأشاعر اللہ کتنے بچھوڑے ہیں آپ اشارہ کر جھانک ادا نازیہ کو اوڑوہ کی
جاتے ہیں۔“ ۱۱۴



”ہو گیاروے کا اعلان؟“
مالا نے تیسری بار لاونچ میں جھانک کر کہا۔

”یائی داوے نہیں اپنی بار روزوں کا بڑا انتظار ہے،“
نازیہ کے لب سے رشک اور حسرت ایک ساتھ
تفییش کی۔“ ۱۱۵

”وڑکیا مطلب؟“
”اتنی شدت سے روزوں کا انتظار یا تو نیک لوگوں کی دلیلیں تو کام کر کر کے تلوے اور ہتھیاں گھساؤں
ہوتا ہے یا پھر موٹوں کو مالکہ وہ زیادہ سے زیادہ دیٹ کر
سکیں۔ تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔“ ۱۱۶

”کہاں بھی کرنے والے کو کیا چیز؟ کروانے
کے لئے کہاں بھی کرنے والے کو کیا چیز؟“ ۱۱۷

دالے کو ملتا ہو گا۔ ”
”اچھا ریکھتی ہوں لگاتی ہوں چکر۔“
سونئے قسم سنتے۔ جس وقت وہ یہ بابت کر رہی تھیں
اپنے وقت متعین پیکم لا اونچ میں داخل ہوئیں۔ کم کم
کے رہیت میں کاشٹ کاٹا کم ہو رہا تھا۔
اور انہیں ”دکم کم“ دن میں دو بار دیکھنے سے زیادہ
اندازہ ہوتا تھا۔ ایک خوراک اثر نہ کر لی۔
”چکر بازیاں لائیں ختم نہیں ہوتی اس عمورات کی بیٹی
بیانہ کی عمر ہو گئی مگر اس کے اپنے شوق ختم نہیں
ہوتے۔“

خاصاً بلند آواز میں کیا گیا تبصرہ بھی نازیہ تک پہنچے
کے محروم رہا کیونکہ فرزانہ کی بات سنتے ہوئے کوئی
انسان دوسرا بھی نہیں قسم کی کوئی آواز سننے لایتے قاصر
ہوتا ہے۔ سماں کے لائیو دل جلے تصوروں، فواد کی
التمام ہے۔ کبھی وہی کہہ شو رہے ہوں گا نہیں ہے بے نیاز ہو
کے وہ باتوں میں مگر بھیں۔ جبکہ مسکین چور چھڑکی کی
امداد ہوئی۔

UrduPhoto.Com

مقبول پیغمبر نے اس کے اندر قدم دھرنے تھی سیر
مقدار کے کہا اور نجات کیے یہ نازیہ کے کانوں تک
رسائی باشیکر کامساپ ہو گیا۔

لیکن دو دنیں بعد چاند ہو گیا؟ میں اپنے فرزانہ نے باتی
باتیں بعد میں کرتے ہیں۔ چاند کا اعلان ہو گیا ہے۔

جلدی سے ریسیور رہے گے ٹانڈھوں پر پارا و پسہ مر
لیتے ہوئے وہ بڑی مستحبی اور فرماں برداری کا
امتناظر ہو کرتا تھا اپنے بڑھیں اور سائیں جیکے سامنے ہمینہ
جھکایا۔ ۲۷
”السلام و علیکم اماں۔ رمضان کا چاند مبارک ہو۔“

”بھی بہو اس بھائے میرے سامنے کرو جائے۔
مقبول بیکم نہ اپنے کی غلط فہمی دور کر لئے کی کوئی شش
نہ کی۔

”ارے آگئے آپ؟“ آپ کے نظر مسلمین پہنچی۔
”مبارک ہو آپ کو بھلی۔“

”لیا؟ میرا آتا؟ کبھی کبھی آتا ہوں کیا؟“
”جی نہیں، میں رمضان کی مبارک دے

اس کا قصور نہیں مسلکیں ہیئے ہم بھی ابھی اس دیدہ
ہوائی فرزان کافون بند ہوا ہے۔ اب جتنا اس عورت کی
باتیں سن کر لسی کے جو اس قابو میں رہ سکتے ہیں؟
”یعنی ابھی چاند نظر نہیں آیا؟“ نازیہ شرمند
ہوئی۔

ہوں -
”دنیں ابھی تو صرف میرا چاند کھر آیا ہے۔ ہونہے
فرزانہ کی وجہ سے تمیں دن کو تارے تو نظر آیا
کرتے تھے اب چاند بھی آنھوں کے آگے ناچنے
لگا۔“

”ما ہابیس میری دو رنگ تو لاندا۔“
فوارڈ شیرس کی رینگ بیٹھے لشکا چاند رکھنے کی کوشش
کر رہا تھا، ساتھ ساتھ اوپری آواز میں ما ہا کوپکار رہا تھا
”لاتی ہوں“ تھم فراہاری کا ناتھ پکڑنا۔ ”ما یا کی
آواز نزدیک ہی ”لومسے“ یہ اچھا شرط ہے۔ ”وہ زیادہ غور کیے بغیر
جستہ جستہ

جمنگھل اٹھاتے
زدگر میں بیچے آئے کے دارمی کا نہ تھپ پکڑ سکتا ہوں تو اپنی
دور بین بھی خود لے جاسکتا ہوں۔ نہ سارے کو منستہ کریں

کروں گا۔ اور بیہ وادی کا ہاتھ پکڑنے کا لوسامور ہے کیا انہوں نے وہ ہاتھ تم پہ اٹھایا ہوا ہے؟“
بات تحریک کرتے وہ پلٹا اور جھٹکا کھا کے رہ گیا۔

کمر کی ڈسک سلائی ہو جائے تو اور جوڑوں لی رکھیں
کی وجہ سے کئی سالوں سے پیر ہیاں نہ چڑھنے والا
داوی مالا کا ہاتھ تھامے پھولی ہوئی سانسوں پہ قابو پا۔

ہوئے اور آپلی ہیں۔
”تمہیں میں نے کیا لائے کو کہنا تھا اور تم کیا
آئی ہو؟“ فوارنے دانت پھکایا تھے ہوئے مالا کو گھورا۔

”وادی ضد کر رہی ھیں رمضان کا چاند دیکھنے
جالانکہ میں نے منع بھی کیا تھا۔“

”منع تو میں بھی تمہیں کرتی ہوں کئی پاتوں سے۔ تم
تی بو منع؟ اب کیا صرف تمہیں خوش کرنے کے
میں اس مبارک نہیں کامبارک چاند بھی نہ
ہوں۔“

”دادی آپ کو کہاں نظر آئے گا چاند میری نظر
اتی تیز ہے مجھے تو اب تک نظر نہیں آیا۔“

”تمہاری نظر اتنی اچھی اور تبیز ہوتی تو اسرار پڑ جائیں۔“

”وہ لیکھنؤ کم ہریات میں اسرار کو درمیان میں مستا ہے۔
کرو۔“ وہ روپائی ہو گئی۔

”میں کب لانا چاہتا ہوں۔ میں تو اسے سائیڈ پر رکھنا چاہتا ہوں۔“

اک ان شرم نہیں آتی ہونے والے بھنوئی کے بارے میں کہتے ہوئے۔

"اور تمہیں شرم نہیں آتی لڑکی۔" داؤنی نے گھر کا۔

”ہو جنوا لے شوہر کے نام میرا بڑی ہو۔“

وَمَنْزِلَةُ سَرِّيْ وَأَقْدَمِيْ مُسْبِتَ لَهُ كَذَنْبَرْجَنْ آخَ اَلْكَلَيْ

بھی ہے کل اس سے لے کر گھر تک ملے گا :

چپ رو نتے چاند دیسے رو سبھوں نیم مئے
است کا جھاندا اکھ آشنا زار، کھندا شر، عکھا

و دلو دیا چنزا میخیل کولی آسٹریکی آنکھوں سے با تھر

کر میشیں اول رہا۔

”دادی کیوں نظر پر زور دال رہی ہیں۔۔۔ جھوڑیں

ریلیں درو ہو گا تو روٹھے تک دیا تاون ہے ہی پڑے گا۔

لیکوایی کرلاں ی۔

وادی و دیک میں پورا پورا پچھہ رہے تو کم عمر نہیں تھے ہر روزت مدارا کمیٹھی میر ان سے تو کم عمر نہیں

برک سویش داوی۔“

"اور کیا بس میرے چشمے کا نہیں بھی ان کے ٹھوپوا

لئے کہی ہو گا،“ دادی نے مائیدی۔

”وہ رہائش اچانک اسیوں لے گئی بلند نیا۔
” ”اپنے مالحق تھے کرائے۔“

وہ رہا۔ سے وائی پھرست سکیپس میچی
دُو کار ک. ۳۴، فواد اور یادوںوں

”لو بھلا نہیں کیسی؟ یہ دن اور یہ رات تھیں کیا سو کر
خوازے کے لیے ہیں۔ عبادت کا مہینہ ہے ہے ۔
روزے تو میں ان جان کو چمٹی بیماریوں کی وجہ سے رکھ
نہیں پاویں کی باقی غبادتیں کیوں جانتے دوں۔ میں تجدید
کے لئے انہوں کی تو سحری کے لیے سارے گھر کو جگایا
کروں گی۔“ وہ کسی طور مانے والی نہیں تھیں۔ نازیہ
نے سرتھام لیا۔

”عجیب لوگ ہیں، اور وہ کے ہاں یہ ہوتا ہے کہ
بیٹیوں کو بار بھختے ہیں میکے آکے رہنے کے لیے ہیں۔
یہ شر مل لوگ خود بھتی نے کہر مہینوں تھا رہتے ہیں۔“
”کیا کریں۔ فرزانہ اپنے میاں کو چھوڑ کے جانے
سے رہی اور میاں اس کا اپنے کاروبار کو چھوڑ کے
جانے سے رہا۔ اس لیے اس کے اکیلے پن کا خیال کر
کے میکے دایلے خود آ جاتے ہیں۔ اس میں معیوب بات
کون سی ہے۔ بے خواری فرزانہ اپنے بڑے گھر میں
تمائی اسے کاٹ کھانے کو رکھ رکھ لی ہے۔“

”روزہ دار و میں اٹھو۔ روزہ رکھ لو۔“
کوریڈور میں سے گزرتے ہوئے وہ لاٹھ آن
کرتی جا رہی تھیں اور سیا تھہ سا تھہ اپنی پاٹ دار آواز
میں اعلان کرتی جا رہی تھیں۔ ایک ہاتھ میں اٹھنے
کے بعد کوئی بڑی سی تھامی کھسی، دوسرے میں کنگری
ہر دروازے پر آگے رکتیں، پہلے یہ کنگری
دروازے پر بجا یا جاتا، پھر رجہنڈر سے تھامی پر بجا کر
آواز س دی جاتیں۔

”بے چاری تنہائی“ اسے کاٹ کر پانے منہ کا زائد تھے ہی خراب کرنی ہوگی۔ ”انہوں نے پوپلے منہ کے ساتھ کھا، ساتھ بیٹھ راضیا فہ بھوکر تر دیا۔

لہا ساکھیں اپنے اس نامے کی مدد سے
”رو رو خانسا باؤں لیا، تین تین میلے ملائے ملائے ملائے“ کے ہوتے
کیسے، تھائی میلے لگار کھاتے بخوبی بخوبی نے۔

”کیا یہ موضوع تسلیم ہو سکتا ہے؟“ مسکین نے
بڑا ہمہر کے ٹھنڈے چھار لمحے میں تخلی سے کہا۔ مگر نازیہ
اور مقبول خاتون نے نوں جانتی تھیں کہ اس سے افلان
مرحلہ کیا ہو سکتا ہے۔ لمحے کا منوالہ ملک

ہوئے دوں تھے تو رہبند کے ہاتھ میں اپنے بھوک
چاٹ کے لئے جلد پہنچ کر کھانا لینا تاکہ سحری تک بھوک
جاتا جائے۔ تم سے سحری کھانے کی نہیں جاتی اور ظہیر کے
بعد سے ہی نہ ہال پہنچتی ہو۔ اتنا زیستی کی کہ حاضر متوجہ
گئے۔

”اور تم تراویح پڑھنے جا رہے ہو کہ نہیں؟“ مقیول
بیکم جنے پوچھتے کی خبری جو دونوں کی بحث سنائیں کر
جھوم رہا تھا۔ *Wala Wala*

”کیا ہے دل کی سسے اتنا بڑتے کامک شو تھا، آپ نے چینز کیوں پڑھ کے؟“

”تم لوگ سحری میں جانے کی فکر نہ کرنا میں جنگاریا
کروں گی۔“ مقبول بیگم نے رضا کارانہ پیش کردا کی۔
”نهیں نہیں اماں بلیز“ نازیلہ بے تحاشا کھبر ۱۱ بیس
نکھلا مفتان کر کے عین نازیلہ کے گرد

پھٹک رہ میں کی عبرت ناک سیاہ دیں ماڑہ ہو لیں۔
”آپ کیوں اپنی نیند خراب کر لی ہیں؟ آپ آرام
لکھا۔ آئیں۔ میں ہوں نا۔ رکھوا ایسا کروں کی روزہ۔“

وہ سحری پہ جگانے والے کسی پیشہ ور اور ماہر کی طرح
پکار رہی تھیں اور ساتھ ہمیں بھائی پہ پڑتی کفاریک
حضرت میں کوئی بصرہ ہی ہوتا جو سویاڑہ پاتا تھا۔
پھر سارا اگھر اکٹھا ہو گیا سو اسے ملابک۔
”پیتا نہیں دادی کو میرے ساتھ کیا دشمنی ہے۔
ہمیشہ مجھے سب سے پہلے جگا کے بھاؤ یتی ہیں۔ ماں اپنیک
اس وقت اسے کمرے سے بڑا آندہ ہوتی ہے جب کھوئی

فواز بند ہوئی آنکھوں کے ساتھ صوفیہ بیٹھا
جماعیاں لے رہا تھا اور جمایوں کے درمیانی وقٹے میں
وقتاً "فوقا" بھرداں بھی نکال رہا تھا۔

دھن بڑھ لیا جائے۔ مگر اس کے لئے خود کمرے سے نکلا تھا۔ مقبول پیغمبر نے بھی تمجید کا اظہار کیا۔ ”نبانے کس کو نے میں گھر کے دوبارہ سو گئی ہے۔ کمرے میں جاتے تو میر نے دیکھا نہیں اور اتنی سکھڑی لی وہ ہے نہیں کہ وال

UrduPhoto.com

آن ہی کیا تھا اک نازی آئش -

"بیل ایال" - بارہیں تھے کوئی بین

اُن کے لئے نام بول۔ تب تو اُن
بیب درائے ہی، اُن کی سین آر بابے تو
او ختم ہی ہو گیا۔

"دکوئی کام تھا آپ کو؟" بانہ نے تم

”میں کہا کام ہو سکتا ہے جما بخوبی لیے ہیں جگہ رہیں یہ سال میں اسے اول بستیہ اینڈ کے خانع کوئی نہ از کوئی آنفل کوئی تلاوت ہے۔“

”میں تلاوت ہی کر لیں گے اسی اور

پاکستانیوں کے لئے ایک بڑا گھنیمی تھا۔

"میں تو نہیں ہاں تو نہیں کہے ہوں۔"

بال تو میں ہاں تو سیکھے ہے یہ
تھیں تو اپنی ہی عاقبت سنوار رہی

بیس او اپنی بھی عاصیت میں مور دیں
اہل نیز

205

۱۰۷ نسل کا اس بیوگیاٹ - دیکھو تو

۱۰۷) ایشان کے روزے نہیں رکھے گئے کل سا

بکریں رفاقت میں گئیں نہ فہمی کی لئے کسی عذاب کی۔

نکوچیں ہیں۔ اس نے تو اپنھا کے میں سارے نہ

کن شوئے روزے رکھوں یا لوں۔ اللہ ہمت دے گا۔“

اندیل نے پرائیس کمپلیکٹ اپنی جانب سرکاری۔

احسان کر رہی تھیں۔ وہ بھی صرف عبادت سے شوائب نہیں ملتا۔ بندوں کے حقوق بھی پوربے کرنے چاہئیں۔

”فرمائیے۔“ وہ ایک گہرائیں لے کر رہ گئیں۔

”ڈھنگ سے سحری نہیں کر پائی سر میں سخت درد ہے۔ زر اربارو۔“ وہ شتم دراز ہو گئیں۔

”ارے ہاں، غریب غربا سے یاد آیا، یہ تم اپنے بات کرتے گرتے وہ چونک گئیں۔

”امول کے ہاں نہیں کسے کہب سے؟ پھرستے تمہاری کھایا تھا آپ بنے وہ بھی ٹھنکی بھی کابنا اور فرائی انڈا بھیں ہوا ہیں۔“ وہ ایک گہرائیں لے کر رہ گیا۔

”اوہ۔“ یعنی ہوا ہے۔“ وہ کسی شیخ پر پہنچ گئیں۔

”یہ میں نے کب کہا۔“

”خاموشی کو اقرار رہی سمجھا جاتا ہے۔“

”وادی کوہ نکاح کے موقعے ہو گا۔“

کی بات آئے تو انہیں دیکھنے ہو جاتے ہو تم کہ بس

حد نہیں ہٹوپرے کوئی خیریت نہیں میرے ساتھ

چکنے کی۔“

”تو تمہیں خیال رکھنا چاہیے تھا۔ اب کیا میں خود

بنھاپے میں باور جی خانے جاؤں۔“ تمہیں چکا ہے تھا

میرے لیے ایسی کمی کی بیجا ہے زیتون کے تل میں دالیں

پر اٹھا تلکیں۔“

”پر اٹھا ضرور کھانا ہے۔“ وہ جلنے کے بردرا میں۔

”اور انڈا؟“ وہ کہتا چڑیا کا فرائی کرتی۔“ کم

کوئی سبتوں والا میں میں میرے لیے تو تمہیں میکم دنگڑے کے ان کا ہاتھ پرے ملے۔“ وہ کابکارہ گیا۔“ یعنی تو یہ

کرنے لگیں۔

”رہنے والے کوئی ضرورت نہیں میرا سردارانے کی

الٹام سرداو اور بڑھا ٹیک بک کر کے ماہاٹھے کی تو اس

سے روں والوں کی۔“

”جیے آپ کی ارضی۔“ وہ ناکھن پھٹک ہو کے اٹھ رہیں۔“

کیس میکم نے تیکے کے نیچے سے نجع نکالی۔

”وو نجع ہی پڑھ لوں۔“ ظہر سے پہلے پہلے دور کعت مہانے کھبر اہم آمیز خفت کے ساتھ فون کو گھورا۔

نفل بکے بھی او اگر لوں۔ بعد میں شاید وقت شے ملے

وہ پر کو امکنے تین ڈرائیٹ آتے ہیں۔“ وہ بہل بہل ملے۔“

کے تسبیح پڑھنے لگیں۔

”وادی۔“ فوارے آتے ہی ان کی گود میں گھنسے کی

کوشش کرنے ہوئے لاڑ جاتا۔

”اے پورے ہٹانا جہاں۔“

”کیا بات ہے، وادی، وادی ایار آرہے ہیں؟“

”وہ کہب یاد ہیں آتے۔“ انہوں نے آہ بھری۔

”میری دوست کافون تھا وادی۔“

”اٹھوں نال اے روں اس پتا ہے مجھے۔ حیا ہی اٹھ گئی ہے

آنکھوں سے جب دیکھو لوئڈے سے باشیں مشماری جا رہی ہیں۔“ مال نے یہ تربیت کی ہے۔ شادی کے بعد

سارے نندوں سے طعنے ہی سنوگی اور وہ اسرار میں وہ لوٹدا
بیساہی بے مرمت سا ہے، ہر وقت کاملنا جانا بعد میں

پر تدری کروانے گا تمہاری۔“
”اوہ ہو کیا ہو گیا دادی آپ کو شکر“ وہ جیننجھلا کے پیر

پنچ رو بارہ کمرے میں گھس گئی۔
باہر سے مقبول بیکم کی آواز ایک بار پھر پوری آب،
تاب کے ساتھ گونئی۔

”اب یہ کون زیر عتاب آیا ہے؟“
”الگتا ہے تمہارے دیڈی آفس سے آئے ہیں اور
آتے ہی انہوں نے تمہاری دادی سے حال احوال
دریافت کر لیا ہے۔“

”فوادمیہ تیار ہونا؟“ نازیہ نے سبھی چیزیں سے
دریافت کیا۔

”ہندر و پرستش فون پر زیر دست قسم کی رنگ
میراں بیٹھا جائز ہے۔ میری ہتھیاریاں پہنچنے ہوئے
رہی ہیں۔ میرے موالے برف ہو گئے اور سبھے کھلے ہوئے
رے ملکیں۔“

باہر ان کا اوایل یا جاری تھا، اندر نازیہ سرپرکڑے اور مالا
نہ پھلانے پڑھی تھی۔

”اتی انسان سے کیا انہوں نے؟“
”تمہاری؟“
”دنیں اسرار کی۔“

”کچھ نہیں ہوتا۔“ دیے بھی ہمچو کر رہے ہیں
ان کے بھلے کے لیے ہی کہا ہے۔ ڈاکٹر نے ان کا
”پھر خیر ہے۔“

”کام مظلوم سے ما نجٹ وہ چھپا۔“ اسرار ایک کوئی
عزت نہیں اس گھر پریلے اور حراوہ اس کو کہا ہے۔
ایک پھر ہے ہو سکتا ہے، یاد نہیں پچھلے سال مائنز
کو لارے۔“

”نہیں اسرار کی پڑی ہے، مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا
کہ راوی کو ہوا کیا ہے۔“ فواڈ نے تشویش لشیک کہا۔

”اوہ اس طرح تو کچھ نہیں باہت کہر تھیں۔ وہ بھی ہم دونوں نہیں
کے... ہاں ماما کی بات دشکری کرتے۔“

”دیڈی کو پتا چل گیا تو مارنے پڑ جائے۔“

” بتا دیا ہے میں نے اور وہ بھی متفق ہیں کہ ان کے
ساتھ بھی کہا ہے۔“ میں آتی ہوں۔

”آپ بھول رہی ہیں، مجھے ڈائنگ نیبل پہ نہیں
گا۔“

سارے نندوں سے طعنے ہی سنوگی اور وہ اسرار میں وہ لوٹدا
بیساہی بے مرمت سا ہے، ہر وقت کاملنا جانا بعد میں

پر تدری کروانے گا تمہاری۔“
”آپ کا روزہ بہت بھاری پڑنے والا ہے
اس کہہ۔“

”آپ کا آوا بگڑا ہوا جیسے گھر کا،“ سب کے اپنے
ان کروں میں بند ہو جائے کے بعد وہ اکیلی بڑیرا نے

”اپنے میرا سرپرکڑے ہائے پھٹ جائے گا۔“ اربے

میراں بیٹھا جائز ہے۔ میری ہتھیاریاں پہنچنے ہوئے
رہی ہیں۔ میرے موالے برف ہو گئے اور سبھے کھلے ہوئے
رے ملکیں۔“

باہر ان کا اوایل یا جاری تھا، اندر نازیہ سرپرکڑے اور مالا
نہ پھلانے پڑھی تھی۔

”اتی انسان سے کیا انہوں نے؟“
”تمہاری؟“
”دنیں اسرار کی۔“

”کام مظلوم سے ما نجٹ وہ چھپا۔“ اسرار ایک کوئی
عزت نہیں اس گھر پریلے اور حراوہ اس کو کہا ہے۔
ایک پھر ہے ہو سکتا ہے، یاد نہیں پچھلے سال مائنز
کو لارے۔“

”نہیں اسرار کی پڑی ہے، مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا
کہ راوی کو ہوا کیا ہے۔“ فواڈ نے تشویش لشیک کہا۔

”اوہ اس طرح تو کچھ نہیں باہت کہر تھیں۔ وہ بھی ہم دونوں نہیں
کے... ہاں ماما کی بات دشکری کرتے۔“

”نہیں روزہ لگ رہا ہے اور کچھ نہیں شوگر لو ہو گئی
یوگی۔ بلٹ پر شرہائی ہو گیا ہے دوائلے نہیں سکتیں۔“

اب بھکتو شام تک۔ اسی ہلے میں ان کے روزہ رہنے
کے خلاف تھی۔ اب تک تو نہیں دیکھو اور طاری پر کیا ستم ٹوٹا۔

ہے۔ الابلا کھالیں گی اور رون تک پیٹھ حراب رہے
گا۔“

”آپ بھول رہی ہیں، مجھے ڈائنگ نیبل پہ نہیں
گا۔“

بیکرہ بیکرہ تولگاتی ہیں تب تک سب کھاپی کے
دینہ دینہ نامہ مانگے۔

”یہ کیا میرا را اٹھاتو ویسا کاویسا کے۔“

چشمیاں کی طرح دانہ دانہ چک کر کھانے پاں ملے
کی ہو گئی۔

”حد ہوئی۔ بغیر جائے کے سارا دن کیسے گزرنے گا۔“ مسکین بھی غستے سے کرکا لا ہکلٹہ ہوئے کھٹکا

”دنیں نہیں اماں۔“ نازیہ فوراً ”پلٹیں سکھنے لگیں۔ ہو گئے۔

”سب تمہارے اس تاقص ڈرامے کی وجہ سے جوان جہاں پھینکتے ہیں لوگ ہجوت کیا ہوا اگر ایک ہڑاں میرا نبھی رہائش خراب تھا جو تمہاری اس پلانگ آرہا روزہ بغیر سحری کارکھ لونگئے تو یہ دکنا ثواب ہو گا“ میں شامل ہو بلیکھا۔ رکھنے دیتیں اماں کو روزہ یہ سب تو نہ ہوتا۔“

”کمال ہے۔ کیسے رکھنے دیتی مسے گناہ گار بھی بن
لے اب تک منہ بنا لی ماں کے ساتھ برتن اٹھا لکھ رہی ہوں روزے جیسے عمل سے روکنے کی بھی
پکن میں لے جائیں گے۔ اب اتفاقیوں پر یکم نے پیچ و
ٹھوٹ بوٹنے کی بھی غلط وقت پر نماز ادا کروانے کی بھی
تاریخی میری نیت تو رکھے۔ اگر میں بھی خود غرض
ہو کر یہ سوچوں کہ میرا کیا خاتمہ ہے۔ رکھ لیں اماں روزہ تو
ذمہ دار تم بیٹھئے کیا اندھر سے ہو جاؤ مسجد جاؤ۔“

بازل ناخواستہ دینوں کا پہنچے اٹھے اور مصلیٰ جانتے ہیں آپ کیا ہو گا؟“
قرموں سے رحلتے ہو کر مقبول بیگم نے ”آہستہ بولو سہ اماں سن لیں گی۔“ میں لا جواب۔

انے کرے کا دروازہ پر اپنے دل سے کہیں زیارت اندر اسکین کا
ابھی مسکین اور فواد دروازے کے پاس ہی پہنچے تھے
اگلوں تھے دن سے کہیں زیارت اندر اسکین کا
موہ آفس جاتے ہوئے سخت آف ٹھاں پر جب چائے کا نہ
کہ ملائیں کی ہوں جھانکنے کے بعد لسلی بخشش
ملنا طبیعت کی سلمندی اور سیر فلکیوں میا اور نازیہ نے
اطلاع دی دیا۔ COM

"دارکی لے نیت باندھی ہے تا جو کوئی پری ہو تو اور کے کھانے کی رفتار مأشاعر ازند قابل آنا" فانا پکن سے سامان روپا رہ لایا کیا۔ وائیک ہوتی پڑی تین قوارکے کھانے کی رفتار مأشاعر ازند قابل

نیبل کی چیزی روز بارہ ٹھیٹی گئیں۔

”بڑا کچھ تھندے ہو کئے ہیں۔“ سپین نے تار لر لیا ہما سع د مری اندول مس دی ایک پیاس کے اعتراض کرایا۔

اعتراف لیا۔ ۲۰۱۸ء۔ *Vijay* یہ فواد تھا۔
”انڈے بھی رین کے چین جسے یہ فواد تھا۔
طرف پیشی ہی چین لکھنا چاہیے تھا۔ مگر ایسا تھا شیں

”کوئی گرم کرنے کا وقت نہیں ہے۔ صرف چھر وہ دُریڑھ پر اٹھا“ دوانڈے وہی کاپیالہ سیس لمحہ ہو چکے تھے۔

سات منٹ پچھے ہیں۔ یہ سحری کرم کرنے میں کمزوریے
تو نہیں۔ اس کو حاضر رکھ کر دیکھو۔

اوپریت تھندے رہ جاس سے پہنچ کر اپنے بیوی کے سامنے آئیں۔

کے بھائے اذکر نہ روزہ گول کر جا مار کر بھی لیتا تو رئے کی
”اچھا میسے کرتی ہوں گرم کر“ شوہر کے ماتھے کے

بل لشی نازیہ کھٹلی اٹھا کے پچن تک کیں۔ تین نیت نہ کرما۔ لہر سے سے نورورہی یہیں سے یہیں وقت بہت وقت کھول ہی لیا۔ مگر ایک تو آج کل امتحان جاری رہتا۔

کرناسع تھا، روز نہ رکھنے کا کوئی بہانہ پاس نہیں تھا، وہ سرداری لٹھے اور چھتے رہی تھیں۔ میرا عید کے فوراً "بعد ما باکی شادی بقیہ تھیں۔ نازیہ کو وقار نہیں بلکہ راحت محسوس ہوتا ہے۔"

"خاک دل بہنا اول... روزے کی حالت میں مشت اتوار بازار پھل اور سبزیاں لینے پہنچ دیا۔" اس نے دادی کی گود میں سر پھیرا۔

"یا اللہ نسب بچھے ہے۔ نادان ہے۔ خطاو رُکر کرنا۔" اس سب تربیت کا صورتے ہے۔ مال کے پچھے سکھا ہوا تو رونا کسر بات کا تھا۔ "وہ پست کے دانے گراتی ملیں کے دھماکنے لگیں اور ان کی گود میں گھسا فوار کر پڑیں۔ پکھرے سبب، امرو و اور ہبھو فیہ وھرے تھیے میں۔"

"لام جھانکتے کیلوں کو ملکتی پاندھ کے دیکھنے لگا۔ دنہیں بیٹھا غبار میں ہکن کیسی۔"

"پھر بھی سبب یہ نہ ہو کھکر میں درد ہو جائے۔ سو

"جائیں کھد دیر۔" ۱۷

روتھ کامشورہ جی کو لگا۔ وہ بھی براہ راست دھائی بجے تھا۔

"اچھا چڑوڑا اونھیں جو اتھا۔" ۱۸

"وہ تکہ ٹھیک کرنے لگیں۔ فواد پھرے پہ کامیابی کی چک لے ان کی مانگیں دیا تھیں لگا۔"

"جی نہیں لے۔" ۱۹

"فواز نے آستگی سے ان کی مانگوں سے ہاتھ ہٹائے اور

اوھر اوھر دیکھا۔ مالا لمبی تان کے سورہی تھی۔ نازیہ

بزرے لوڑیں گا۔" ۲۰

"اڑیں بھایسے کرتی ہوں بزرے لوٹ رہی، وہنے کو وقار اور میں آسیں۔" ۲۱

فواز کے ہاتھ سے سبب اور امرو پھرے گر پڑے۔

کرناسع تھا، روز نہ رکھنے کا کوئی بہانہ پاس نہیں تھا، وہ سرداری لٹھے اور چھتے رہی تھیں۔ میرا عید کے فوراً "بعد ما باکی شادی بقیہ تھیں۔ نازیہ کو وقار نہیں بلکہ راحت محسوس ہوتا ہے۔"

بوتا اس لے مسکین کی جانب سے کڑی پہايت کیا ہے پوت گھر پستیاب رہنے کی۔ یعنی باہر جانے کا موقع لھا ہیں توہاں یا بن سائے کی طرح سرپ سوازاب پستیاب میں پتا چل رہا تھا لازمیہ رکھنا کیا ہوتا ہے۔ اور پہايت میں مارکیٹ کے پکڑے پکڑنے کی تخت جتنا یا ہوا تھا۔

"آئی ہے تم؟" مقبول بیکم نے دعا کے بعد ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اندر آتے دیکھ کر پوچھا۔

"رزو بارہ چلا جاتا ہوں۔ شاید پکھرہ کیا جو بارکیت میں۔"

اس نے شاپنگ پکھرہ صوبے سے پکھرہ قابوں پہنچنے کے لئے دنیں سبب لڑک کے اوھر پھر پھیل کئے۔

"تو بھئے کیوں پکھرہ ہے ہو۔ میں نے تو نہیں بھیجا تھا۔ جاؤ، جا کے ہلے پہنچنے کے لئے جو اس کے کھنڈ پیمانے کے تھے۔"

"تو بھئے کیوں پکھرہ ہے ہو۔ میں نے تو نہیں بھیجا تھا۔ جاؤ، جا کے ہلے پہنچنے کے لئے جو اس کے کھنڈ پیمانے کے تھے۔"

"دیکھنے کے لئے جاؤ، جا کے ہلے پہنچنے کے لئے جو اس کے کھنڈ پیمانے کے تھے۔"

"روز و تو آسے۔" ۲۲

"میرے کھنڈے؟" ۲۳

"حکم اللہ ہے لڑکے روزہ فرض عیادت ہے اب بھی ہو گے تو کیا بھاگے میں رکھو۔"

"جی نہیں لے۔" ۲۴

"وہ نظریہ نظریہ سے کھنڈ پیمانے کے لئے جو اس میں آسیں۔" ۲۵

"ارے تمہاری عمر میں میں نظری روزے تک رکھا کرتی تھی۔ جوانی کی عبادت کا تو مزاہی اور ہے ثواب بھی تھا۔"

"داوکا۔" ۲۶

"جوانی کی بھوک بھی اگئی ہوئی ہے۔"

"میرے پیچے میرے لعل۔" ۲۷

نے جنگلیا کے انہیں دیکھا جو سینے پر باٹھ رکھے
تھے جسے بانس لے رہی تھیں۔
”اپ آپ کو کیا ہوا؟ سوئی رہ تھیں۔ کتنی بار کہا ہے
کہ میرے میں جائے آنہام کیا پڑھی مگر نہیں آپ
بڑھنے ہے عین لاورنچ میں پڑھ کے سب کی جاسوسی
کرنے کا نہیں تو خراب ہوگی۔“
”میں جاسوسی کرنے نہیں گھر کی پرکشوالی کرنے
بھتی بھوں یہاں اور نہیں تو خراں بھاہیں۔“ دل کے
رات سونا اچھا نہیں ہوتا۔ اسی لئے تو اچھا سے میر کی
ہم میں رہیاں لگاؤں۔“ وہ گھسنوالا پر زور دالتی انہیں

”دی چوڑا کسے سارا پھل نکھرا رہا ہے۔ اتنا نہیں۔“
ہوتا تمہاری ماں سے کہا وقت لاپتھر سمیٹ لیا
کرے۔ ”وہ سارا فروٹ سمیٹ لے کر بکھٹک رومی
طرف لے گئیں اور فواڈا کی پختندی سائس بھر کے
دہانے پرست گیا۔
”ماں۔“ تھکنی مرتھا آواز میں پکارنا وہ کچن تک آیا۔
مگر کچن میں نازیہ کو سمجھا۔
چولہے پہ دو تین بھجپیال دھری ھیں۔ ایک دم
اس کی ہماری حیات متھک ہو گئی۔ گردان گھما کے
اس نے باہر دیکھا۔ پھر دبے گاہیں۔ آگے بڑھ کے آیا۔
کے بعد ایک دھکن اٹھا کر دیکھا۔
”واو۔“ چکن پلاو۔ آنکھیں بند کر کے کھرا سائس
لئتے ہوئے خوشبو اپنے اندر راتاری۔

”کیا کر رہے ہو فواو؟“ نازیہ کی آواز پہ بولی تو کیا
ڈسکن نہیں کیا تھا سے چھوٹ گیا۔ ۰۷۱
”وہ میں لیاں دیاں میں اداوی کے لیے کھانا نکال رہا تھا۔ انہیں بھوک لگی ہے جیسے
”ابھی تو ناشتا کیا تھا اماں نے۔“

اں نے ہاتھ شے چھوٹ جائانے والی بولی کا لصوصوں کر کے
کہا۔ ”لیپ، کیا پتا ماما... بھوک کتنی ظالم چیز ہے۔“

آہ بھرگی۔
”کتنی طالم؟“ نازیہ بے زاری سے ٹوٹے میں برتن
سید کرنے لگیں۔
”تم ساری راہی سے بھی زیارہ طالم؟“
”کتنی بڑی بات سے ماں بے چاری دادی کے لئے
کھانا نکالتے ہوئے آپ ٹوکری کو فت ہو رہی ہے رہنے
دیں آپ میں خود کھانا نکالتا ہوں اپنی پیاری دادی کا۔“
ایں تھے پلاو کے دستیں کاڈ مکن آشنا پاہما مگر اٹھنے
ہی پل گرم گرم ڈولی اس کے ہاتھ پر رہی۔
”ہٹو پرے۔ چاول دم پہ میں۔ نظر جائے گا۔“
”اوھر میرا دم نکلا جا رہا ہے۔ میرا مطلب راہی کا۔“

سماں پر کبڑا لاؤ اُٹھا رہا ہے آج داری کا۔ ”انہوں نے
مشکل کو انداز لیا۔ ” ہل کے پانی نہ پینے والا آج
کھانا نکال کے داری کو دینے لگا رہا ہے۔ ضرور کوئی
شراست کپڑی ہے تمہاری تیڈی ٹالیوں پر پڑی میں۔

دکھنے میں آگئی پہلے دس پندرہ میٹھا تک بسرپرست روپ بدلتے ہوئے سونے کی کوشش کی کہ چلو اسی طرح جزوے کے چند گھنٹے گزر جائیں۔ مگر یہی میں غیند آکے ہی نہ دیکھ رہی تھی اسکے اٹھا، سارے دروازے الماریاں سب چھان مارے۔ کوئی بسکٹ چاکلیٹ حتیٰ کہ چھالیہ تک نہ ملی دروازہ کھول کے باہر جھانکا۔ لاونچ میں عین فرنج کے پاس داؤن تلاوت کر رہی تھیں۔ مالک بھنا کے دروازہ ذہر سے بند کیا۔ دوبارہ بیدار کرو میں بدلتے لگا۔ جیب کرو میں بدلتے بدلتے بدن اٹھنے لگا تو آخر غنوکا کو حملانے ہی لگا۔

اُسر سوونی کی پھلائے جیں ہیں۔
ہلکی نیند میں خواب کی کیفیت میں بھی ہوا میں اڑتی
نادر ہوئی پلٹھوٹھوں کے پچھے خود کو خوار ہوتے دیکھا۔
وہ کیا مصیبت ہے۔ ”آدھے گھنٹے بعد ہی وہ
جھر جھری لے کر اٹھ گیا۔ کلاک پہ نظرِ الٰہی چار بیجے

ایک بیٹھے عزم کے ساتھ اٹھا اور بایہر نکلا۔

”یہ بہاں سے“ ہابوہ اسٹنپ نیبل پر ذہیر کی آواز کے ساتھ راہکی کی سرگوشی بھی کہسی تھی۔ قریب سے انہریں۔ ”انہار میں پیالہک میں پاٹنے کے لیے فروٹ نہات نہیں۔“ اور روزہ بوجہ نہیں بلکہ رامہت محمدی میں ہوتا ہے۔“ ماما۔“ ہومولس آئی ملٹمن سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے نورتے آواز دی۔

"اے جوں پھر لے لیں گے۔" "وہ بے ہوش ہوتے تھے" "ہو سے خود بنا لیتا۔ میں بھر کی نماز پڑھتے جا رہا تھا۔" "میرے بھر کی نماز پڑھتے جا رہا تھا۔" "جس کوں اپنے بھر کی نماز پڑھتا تھا۔" "جس کوں اپنے بھر کی نماز پڑھتا تھا۔"

"یوں میں نہیں کر سکتا۔ تم سے اپنے سوے
نہیں ہا۔" وہ اپنی نشین پلتا، مرغی کے بھنے تیمے کو
نہیں بھرپور ہے۔ تلتا آکے برسنا۔

000

"یاں ہائی یوں ہیں۔ جبکہ انہیں بنا سکتے ہو۔" ماہانے نالہ اُن شفاقتیں نیقدر سے جا گواہیمان والوں
از نہ کوپرتا۔ "ایسا لڑاکا تم بنا نا شروع کر دیکھنے کیجئے تو اس کے سکھیں اور نازیہ کے بیڈر روم کے
کے نہیں جوان کرتی ہوں۔ اُنکی ضروری کال کر دروازے کو پیٹتے ہوئے چھڈا لگائی۔

ماٹیل کے پاس تھیں دیڈی آفس میں تھے میدان
”دشہ رہے ہیں اماں۔“ نہیں اپنیان دلایا گیا۔

ماٹیلر کے پاس تھیں دیڈی آفس میں تھے میدان
”اٹھ رہے ہیں اماں۔“ انہیں اپنے دلا یا گیا۔
ہباف تھا۔ وہ سرستار ہے مسکرا یا۔ ”آج رات زیادہ جلدی کیسے گزر کئی؟“
دیہلے فروٹ۔ ”امن تھے کہا اٹھایا چھینے لگا کہ نظر کیلے نازیک اٹھے تو حفظ پڑھنے پڑھنے کیں نے گھٹی پر ایک نظر
مرغی کے تھے پرستی کیں۔ ”کوئی بوقت سے کہا۔

”زدایہ چکھ لوں۔“ ایک پچھے بھر کے منہ تک لے کر گیا اور نگاہ بھٹک کے ابلے پختے اور آلو کے ابلے بکڑوں پانی کی۔

”بڑیل پاپے لی۔“
”ان پہ میٹاں پسچھر کی اچکے بیوں نہ کمرے میں نلے COM ڈین۔“
جایا جائے۔“ اس نے سوچا اور ہاتھ بڑھایا۔ مگر پہلی دو
جنزوں کا طرح ان کو بھی بسرا جھوکے رہ گیا ایک عجیب

جیا جائے۔ اس نے سوچا اور ہا کھ بڑھایا۔ میر پی رو
چیزوں کی طرح ان کو بھی بس چھوکے رہ گیا ایک عجیب
سا احساس تھا جو اسے مسل رہا تھا۔ بد دیانتی کا خیانت کا
وہ جنجنجلہ کے اٹھافر تھے کھول کے جوس کا پیکٹ نکالا اور
منہ سے لگانا چاہیا مگر کشکش نکلتا تھا اس کے چہرے
سے ہو پیدا تھے۔ اچانک ازان کی آواز گونجی۔ اس نے
ست انداز میں جوس اندر رکھ کے فرنج بند کر دیا۔ ازان

دیل کے جلد پہنچوں لے سہیلی کے سامنے پھوڑ رہی تھیں۔ فون پر بات کرتے ہوئے وہ انہیں نہیں رہتی تھیں لیکن کسی اور کیا بنتیں مایوس ہو کر فواد پشاں الملوک سے گزرتے ہوئے دادی کو دیوان پر بے خبر سوتا پا کے اسے غصہ آگیا۔

”بہت اچھے ہماری نیند حرام کر کے خود مزے سے ہمیجا رہا ہے کیا کروں مجھے ان کی طرح دن میں نیند نہیں آتی اور نہیں۔ نہیں میں بھی اب اپنی نیند پوری کر کے دکھاؤں گا۔ آج نہیں توکل سہی۔“

پچھے سوچ کر وہ پہنچے سے ان کے کمرے میں گیا الارم ٹکاک اٹھایا گھول لے اندر سے پچھے کھٹ پٹ کی اور پھر مطمئن ہو کر رکھ دیا۔

آخر رات وہ برا مطمئن ہو کر بڑا پسکون ہو کے بستر پر وہ دادی کیا ہو مان جاتیکہ اس سے کوئی کمزوری رہے گی۔

”آج دادی کا الارم صورتیں پھونکنے کے گا۔ دادی تو نہیں جانے دیا۔ سب اپنے جمایاں لیتے چڑتے

نیند کی دوا کھا کے سوتی ہیں۔ نہ الارم بے گانہ دادی بک جھک کر ہتے سحر ہوئے وقت کا انتظار کرنے لگے۔ انہیں کیسے نہ مجھے جگا میں میں کی۔ یہ وہ یونے چار بجے ناز بیٹھنے لیے پہنچا کہاں کا ریات ب انہیں سکون آیا۔

Photo.com

”آج تو ساری رات اور رنج دری تک لمبی تان کے

سونا ہے تو کیوں نہ پچھہ در چینگ کر لی جائے۔“

اس نے کمپیوٹر آن کر لیا۔ مگر بھومنٹ بعد ہی اونچے دروازے سے اندر جھوٹک کر ٹیکل کلاں کو گھورا۔ اتنے کرے میں آ کے اس نے دوبارہ سوئے کی کوشش کی مگر آنکھیں بند کرتے ہی تھالی اور کفارکے تمل میل کا بڑھم سالی دینا شروع ہو گیا۔ اسی وجہ سے آنکھیں ٹھوٹیں۔ ادھڑوں پھر دیکھ کر سر جھٹکا۔

دوبارہ سونے کی نیت تھے تکلیف کا اول پر رکھ کے لیٹا درود شروع ہو گیا۔

”دفعہ تردد سوتا ہوں۔ روز رو زیسی پر سکون نیند کا موقع کھاٹا ملے گا۔“ اس نے لاٹھ آف کیں اور سونے کی کوشش کرنے لگا مگر ایک دو۔۔۔ خی کہ تین نئے اس بار مقبول بیکر کی آواز گوئی۔

”لڑکے دار و بیان اٹھ جاؤ۔“ مسلسل کوشش کے نتیجے میں پیوں کے بھی دکھنے لگے۔ کمر لیئے لیئے اکڑ گئی تھی۔ پچھہ دری تک بے چینی کے عالم میں کرے میں شلنے کے بعد اس نے وال کلاں کی جانب دیکھا ایک گھری سانس جھری۔ کرے

۔۔۔ ہے نکا اور بکن کارخ گیا۔

بھی تمہیں کم پڑا۔ تمہاری سکھڑ بیوی سے کسی کو کچھ بھلا کیا نہیں گیا۔ کوئی چائے پینے سے رہ وستہ کوئی میری طرح بزرے سے تحریک ہے، ہی محروم رہے۔ اسی لیے میں نے سوچا، ”آن جا بیک اور گھنٹا پہلے دگلی ہوں۔“

”دادی، دوپر اٹھے، دو انڈے، ایک پلیٹ سالن اور ایک پالہ رہنی کھانے کے لیے پندرہ منٹ کافی ہیں۔“

”ہاں بولیں پچھے لگی ہے جو پندرہ منٹ میں سب کچھ کھاؤ گے۔ ایک نیند سے جھوٹتے جھاتتے ٹیبل مک اور ٹیبل پہ بیٹھ کر دو گھنٹے انتظار کرنے کے بعد دادی کیا جو مان جاتیکہ اس کی کمزوری رہے گی۔“

”اور ٹیبل پہ بیٹھ کر دو گھنٹے انتظار کرنے کے بعد دادی کیا جو مان جاتیکہ اس کی کمزوری رہے گی۔“

”بھی ایک نوالہ نہیں توڑا جائے گا۔“

”آج دادی کا الارم ٹکاک کا کوئی علاج گزنا پڑے۔“

”فواڑے کیسے نہیں نظر میں سے اندر جھوٹک کر کر دوبارہ سکون آیا۔“

”اس کے بعد دوبارہ سوئے کی کوشش کی مگر آنکھیں بند کرتے ہی تھالی اور کفارکے

تمل میل کا بڑھم سالی دینا شروع ہو گیا۔ اسی وجہ سے آنکھیں ٹھوٹیں۔ ادھڑوں پھر دیکھ کر سر جھٹکا۔

”دوبارہ سونے کی نیت تھے تکلیف کا اول پر رکھ کے لیٹا لڑکے دار و بیان اٹھ جاؤ۔“

”دڑپ کے بیٹھ گیا۔ کان بیٹھ انگلی وال کے زور کے زور سے ہلا نہ لگا۔ پھر رہا۔“ تو اکی ماں کے کرے کی طرف کیا۔

”ایا۔“

”لیا بناؤ فرزان۔ نیند اٹھنے میں مال ہے۔“

پہنچنے والے اسیں کو اسی سی تھاں سوچا تھا۔ اس لیے اس نے روزوں کے دران تھی ڈائنس کا میں کو رباق۔ "راز اور امید ورثہ اور دبالتہ، اسی اور اسی سلسلہ چینک رہیں

"فرنچ میں دوس نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور میں جاتی ہوں یہ کس کی حرکت ہے۔" اس نے شکمیں نظریوں سے خود کو ٹھوڑا۔

"ایسا سبب پایا ہے زراعتی بخشی اسے کھر میں دلتا کو ادا کرنے والے منشی رفیع کے لئے۔" وہ روپاں ہی ہو گئی۔

"ارٹ آئیچے فواد جاہیں کے لیے جوں لازم ہے ایک نہ رے اے اسماجاہی۔"

"سانتے والے کھر میں؟ وہ کالے گیٹ والا۔ مگر مقبول یگیم کی ماستا جاگ انھیں بہاں تو کوئی نہیں رہتا۔ ابھی تو بن رہا ہے وہ گھر۔" "کمال ہے۔ ابھی تو آپ ماں کو منع کر رہی تھیں بہاں پتابتے تھے۔ بکھر کوئی چوکیدار یا مزدور اپنی مل بھجے باہر نہیں ہے۔ اب خود بیچ رہا ہیں۔ وہ بھی اس فیملی کے ساتھ رہتا ہے بے غارہ۔"

"آپ کو کیسے پتا کہ وہ پکارہ ہو گا۔ ضروری تو "کوئی آدھی را چھوڑنے نہیں ہے سحری کے وقت ساری نہیں کہ جو فیملی کے رہتا ہے وہ ضرور بے چارہ ہو گا۔" مارکیٹ کھلی ہوتی ہے۔ جاؤ گیلے آؤ جوں اور میرے لیے سکریٹ کا پکٹ۔" مسکین ٹھنڈے والٹ سے پیے

"تواب کا گھم سے بیٹھا کسی کو روزہ رکھوانا بھی آپنا نکالے تھے طوبا" کہا۔ "اٹھنا دار کھلوانا بھی۔"

"مگر ما۔" تھری جی بھر کے ہوں لینے کے بعد آنا، پکوڑے کو دو کرارے پھر لکھا تو پہلا ہے۔

برے آف موڈ کے ساتھ وہ گھر سے نکلے سامنے اسے سستی کی ہو گئی۔ "کیوں نور ڈال رہی ہیں کیا ہے۔" مقبول یگیم نے واپس کے پاڈش سے کر رہے ہوئے اس دخل پہنچا۔ "کیوں نور ڈال رہی ہیں کیا ہے۔" زیر تعمیر گھر تھا۔ "سہیں تواب کتابتے کا اتنا شوق سے لواس اس اشی کہ ہو، کھڑا تھا مگر پیلسٹر اور پینٹ وغیرہ ہوئے یا بھی تھے۔ یہ چارے کو کہہ دو کہ دو ٹائم خود آکے ہمارے گھر سے کھانा کئی کروں کے دروازے کھڑکیاں لگنے بھی باقی تھے۔" لے جایا کرے۔"

"نازیہ نے چپ چاپ ٹرے اٹھائی اور اندر جائے۔ ایک زیر تعمیر کمرے میں آبھی چار پائی پہ وہ پانچ چھ کسیں۔ جاتے جاتے اسیں دوبارہ چینک میں آئیں۔" اسیں ازیوس بھتھے اچھائے کے ایک بڑے سے پیاں میں باسی۔ "ماما کی طبیعت تھیں نہیں لگ رہی۔"

"چینک مار لینے سے کیا طبیعت خراب ہو جاتی" مائل سرخ اینٹوں اور گرے سرمی سیمنٹ والی دیواروں کا گرہ پیلے بلب کی ناکافی سی روشنی میں عجیب ہے۔" انہوں نے ناک پر سے کمھی اڑائی۔" "نماہیں میرا جو اس سے پانچ روزے رکھ لیئے کے بعد میں بھی نکل لگ رہا تھا۔ وہ چند سیکنڈ کے لیے رکا تھا۔ پھر ماہا کو خیال آیا تھا کہ بھری میں پڑا تھے اور افطاری میں یہ سچ کرنا شگر چل پڑا کہ کہیں ان میں نے کوئی اس سمو سے پکوڑے کھانے نہیں اس کا ویٹ بڑھ رہا تھا۔ تک محویت پر برانہ مان جائے۔ مگر اس کے قدموں

بَلْ بَرْ بَنْ تَمَّا

بُشِّرَتْ اور نیس لائے کے زینے کے بعد وہ بھان
پانی کے مخونٹ کے ساتھ ایک نیجات

"بِن شاہید بات کام سا پر پچھر جائے۔"

مکتبتیں آپ۔

"ایس پھولی مولی تکلیف میں

اننا فاماًد وہی دیتا ہے۔ لستہ ہم ناکہ پر ہیز ملائیں تے
نہ ہے اور روزے سے ہونے کی وجہ سے اچھا خاصاً

نہ کو خاموش کر سے سر لایا اور
بیرون جائے ہے۔

جس بس سے یہاں باب جب ہو گئیں۔

لے کی ترکے) متجه ہو گئی۔

خوان پوس انھا کیے دیکھا۔ رات نے پچے دور دیتی۔ ”اب کیا ہوا ہے؟ نیز سے سوت سل کے اب دو تازہ پکے پراٹھے پختے کی دال گوشہ کلکل کھلکھلا کر کھینچیں گے یا اگر آچکا ہو ٹھاٹو اس کے ساتھ مان سب نازیہ نے ان کی مہروروں کو بھجوانے میچنگ سینڈل یا جیولری کھینچ کر ہو گا۔“

"ماما وہ اسرار۔"

"اگر میں سختی سے دکھا بلاؤ وہ اس وقت سوکھی رہی۔ لیں "وہ کیا ہوا ہے؟" نازیہ نے گزی سائیلی۔ کچھ کچھ پایے کے ساتھ کھلانے کی بجائے سی کھار سے ہوتے" معلمہ بخانج پچکی تھیں وہ۔

اے عجیب سے بیال نے آگھیرا۔

اے عجیب سے بلال نے آگھیرا۔
”کیا مصیبت ہے بھائی۔ چھ مسیٹ نہیں ہوئے
”ماں سین میں پہ دیکھ جائیں“ بھائی اس نے اتنا ہی کہا تھا۔ تمہاری منگنی کو اور چھ سو مرتبہ تمہارے نارانش کرچکی
کر جو کا وقت تاخیر ہو جانے کا سزا بھائی نہیں کھانا میں آیا۔“

کھری کا وقت بھم ہو گئے ہے سارے بھلائیں اچھا۔
کہ کھری کا وقت بھم ہو گئے ہے سارے بھلائیں اچھا۔
”کوئی بات نہیں ہے۔ کل ویسے آنکھیں“ لٹک کر جس کے پھرے پہ مایوسی کے رنگ اترتے دیکھ کے نازیہ نے ذرا بھی نہیں ہے۔

”ہوا کسے؟“

”ہونا کیا ہے۔ اسرار کے بھائی ارباز کی ہونے والی

www.UrduU.COM

”تم لکی ہو فرزانہ چار چڑن تو کر اور میرا یہ حال
بے کہ اتنے فلو اور سر درد کے ساتھ بھی صحیح سے کام
کر رہی ہے۔“

”اس میں انسانیت والی کوئی بات ہے؟ روزے

”تم لکی ہو فرزانہ چار چال تو کر اور میرا یہ حال
بے کہ اتنے فلو اور سر درد کے ساتھ بھی صحیح سے کام

کے سخت میں رہنا وہ ہے۔ ”اوہ ہوئے سمجھا کریں ماما۔ اسرار بڑے ہیں“

لکتے ہیں مگر میری ساس تکل و قتنی بلازم رکھنے کے سخت

ارباز یھوئے اسرار کی متنہنی کو چھ مہینے ہوئے ہیں ارباز جس
کی متنہنی کو صرف ڈھائی مہینے اسرار کی شادی ڈیردھ ما-
لابیگیں کے

حال ہیں میں تیر دھو لے ہر اس بات کے حل اک ہیں۔ سے مجھے تھوڑی بہت سہولت ہوتی ہو اور لانپن کے

بعد وہ نہ والی بت، اربابز کی اگھے سال مکر دعوت دینے
میں اکٹھا بک سرال والے نمبر لے گئے۔ اس تاریخ کہہ
رہت تھے میں بڑا ہوں۔ پسند دوست میری سرال تھے۔
آں چاہتے ہیں۔ ”
” اللہ“ نازہے نے چکرا تاہو اسر تھام لیا۔

”یا اللہ۔“ نازیہ نے چل را ہا ہوا سر ھام بیا۔
 ”بیٹا!“ سے سمجھنا تھا کہ کچھ تو صبر کرے۔ ایسا کیے
 تو سلتا تھا کہ ہم اس کی فیملی کو ڈنر پہ انوائیٹنگ کرنے تھے۔
 ابھی دس روز لئے بھی نہیں تکڑا ہیے ایک آرڈن ٹک
 کر لیں گے۔“

”میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور سنڈ کے پرسوں
”نہیں مامبی سنڈ کے سے پتے۔“

”میری طبیعت ہیلک بیل ہے اور سدا یہ پر دیں
کے۔“ کارن لے لئے تین نیچے کا کام کو لے لے

”پرسوں ہے اب تھیں ملک کا دن رکھ لیں۔“
”پھر بکھریں گے۔“ ۰۷

دنیں رامیہ پلیز۔ ابھی اسکی دنستہ زن کریں۔“
بانگوہ اسے گھر نہ رکھنے کے بعد مان

نیازیہ چھ دیر استار کے رہے کے بعد مان
کیاں CORI میں کیاں کیاں

”تمہارے دل میں آتے ہیں نون کر لیتے ہیں پھر
نون کر لیں گے اسے

مگر ان کے پانچ کرنے سے پہلے ہی سکین نے اس
دیا تاں ۷

”نازیہ کل نہ میں کسی شاخص کے ہاں افظار و نزپ
جانا ہے۔“

”فنا کر کے اتنے ازاں کی بخاک جھا نز کا، اونچھا
”کل مگر کل تو“ جانے۔

”فرزانہ کے ساتھ بازاری خاک چھانے کا راوہ ہے
گا۔“ متفقہ بیکم نے لقمہ دیا۔

کازیہ نے تک انگھیوں سے ساری کو روپیکھا۔ ”حالانکہ شاینگ کرنے کا وقت ہی کمال ملتا ہے مجھے۔“

شادی کے دن قریب ہیں روز جانے کی ضرورت پڑتی
2017

و شاینگ په پریشون چلی جانا، کلن بلاکم به ریڈی رهنا
اگ هوف آک تشنکل ات نہادتا

اکر آس سے آکر تمہارا لئے سماں تھے نکلا تو لیٹ ہے
لایا میں گے میں دار بکٹ دیں پیش جاؤں گا۔ شہیر

اڑاکاپ کر دے گا۔“

Ujala
one Ural

"ایک ترخیچہ اوک ... بازار نا جسی نہیں
و باہمہ مازی کے ہاتھ سے نکلا یا تو پونک نہیں۔ کھاتے ورنہ کسی بھول میں لے بنا کے کھلا لاتے۔" "مازی نے
ابھی بہت وقت میں کروں گی۔" "مازی نے
ابھی کے لئے رہی ہوں تھری میں بھی۔ اونٹا بھی۔ خود کو سنبھالا اور پین کارخ لیا مابالا پنڈ کھرتے ہوئے
بھی۔ " "مازی دل میں شکنہ نہیں مرتبت بیکاٹ اُنہیں بیڑے و نیہ و بنا نہیں کیں۔" "مازی دل
ماں نوار۔" انہوں نے پیکار کا شروع کیا۔ اور اپنے تخت پر سبزیاں اور
جنواریں۔ "ماہانید سے آنکھیں ملتی ہوئی نکلی۔ فروٹ لے کر بینہ سیں ملختے ہوئے

فرٹنچ سے وہی کا ڈونگا نکالا اور کئی ہو گئے مسلاد، بیشکی ہوئی
فرٹنچ کے باہم میں سیل پکن تھا۔

”آج نے بلا یارِ اُنہوں نے کہا۔“ سارے مداریں سارے ہیں۔ اس سرخ کے دوں نے دوسرے کو پکارا۔ پھر مارے گئے تھے۔

”اب بھی لایا تھے۔“ مرتے تھے۔

”لیکن پہلکیاں کیلئے ہوئے آلوماں کے رکھا۔“

”میں فون پہ بات کر رہا تھا۔ اس سرخ کو پکارا۔“ کی کال تھی۔

”اُنچھاتھ مسالا تکمیں میں ہو گانا زیہ نازیہ۔“ انسوں کے دو ہیں اُذازیں دیں پھر پکن کی طرف تھیں۔ اندر نازیہ کا ونیرپاس کھڑی کرے گرے سانس لے رہی تھیں۔ رنگ سفید پر اٹھا۔

”جیسا کیا کہہ رہے تھے؟“ ملا جو نکی۔

”اس سے کیا کہہ رہے تھے؟“ تیرے پر اسراز ہندتے۔

”جیسا کیا کہہ رہے تھے کہ آٹھ کی وعوت میں وہ۔“

”لیکن“ مقبول بیکم نے اس تھے پہاڑھ مارا۔ ”آن تو بھاگے چلے آئے اور نازیہ کو سمارا دے کر کرے تک لوگ بھی آرے ہیں۔“

”اے“ اور زہار ماما بیمار ہو گئی ہیں۔ اب کیا ہو گا؟“ ماما کو ایک سو چار بخار ہے۔ ”فوار نے تھرمائیشن دیکھ لائے۔ فکر مندی پر فوار نے اسے گری نظرولی اور تکریث کتاب سے ریکھا۔

O 78

”ہونا کیا ہے پچھہ تو کرنا ہو گا کیونکہ وہ لوگ اکیلے نہیں آ رہے۔ اسرار بھائی کی میرڈ بہنیں بھی بجع انہیں“

”میری اولاد تم سے تو اچھی ہے۔ میرے مسکین نہیں کہہ رہی ہیں آپ۔“
”اللہ کا واسطہ ہے چپ ہو جاؤ۔“ نازیہ نے سر پر کدر اور میری رضیہ کو میرا بڑا خیال ہے۔

”دیں ماما کے بارے میں کہہ دیا ہوں۔ ان کا خیال لیا۔“
بھی تور کھنا چاہے ڈنڈی کوئی نہیں۔ ایسا باندھے بالوں کی
اویحی سی پولی ٹیل باندھے جیسیں میں سے بالوں کی کمی
لشیں نکل گر جھرے یہ آرہی تھیں۔ ان پر کمیں بدبیدی آئی۔
”اور کیا وہ کوئی کچ کیوں نہیں رکھ لیتے۔“ ماما

”دیکن نوکر کروٹ بدلوانے کے لیے بھی لاکھ لوچ۔“
کتنی بار کہا ہے ٹھاڑبے ہاں کھانا گھر کی عورتیں ہی بناتیں۔ دو نوباتیں میں کس کی رہی تھیں۔ اسرار کی فیملی بہت ہیں۔
”چاہے گھر کی عورتیں ایک سو چار بخار میں جل
خزیلی ہے۔ ہر بار جاتے ہیں کہ ہم بازار کی کوئی چیز
نہیں کھاتے۔ آس کرم تک گھر کی بنی کھاتے ہیں۔
”وقتو گھر کی عورتوں کو کس نے کہا تھا بیٹی اکوچ کچھ سخ۔“
پھر کھانا گھر برہی کھایا کریں تاپس۔ ٹھیک ہے وکھاکیں
سکھاؤ۔ اب بھکتوپی۔“ 10
”داری پیز آپ سچے آندراستھمی پڑھ کریں مجھے۔“ 11
سب آتا ہے۔ ماما نے منہ پنپھ کر کھا۔

اس کے بعد اس نے سماں سے بھرے باٹھ قیسے
سے نکالے۔ 12

چلایاں 13
”ماما کو کھانا نہیں دیا ہے میرے مامے۔“ وہ بڑا بھاگی۔
میں تو ایک پرست 14
”تم چپ رہو۔ ویکھا میں کیسے سارا گھر سنبھالتی ہوئی۔“ مقبول بیکم نے اسے ہاں پر ٹیل لئے ہوئے کھا۔

”وڑا کہتیں کون سنھا۔“ 15
”ماما نے کہا بھی تھا کہ دوڑ پس لینا۔ مجھے یاد ہی لگا۔“ 16
”بری بات فوار۔“ نازیہ نے نوکا۔

”ماما نے مجھے سب کچھ سکھایا ہے داوی۔“ میں
نہیں کبھی کیا نہیں تو کیا ہوا۔ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ
میں کر بھی نہیں سکتی۔ آج کاظمار ڈنڈا یار کارڈنر مال بیلیا ہے اور کتنا شرم کی بات ہوگی اگر ہوسنے والی بسو
ہوگا۔“ 17
”یاد گار آخری ڈنر۔“ فوار کی زبان میں پھر کھلبی اپنے ہوئے والے سرالیوں کے آنے کے بعد بھی
چکن میں گھسی رہے۔ کیا ایسی بنتے گا تمہارا۔ ایک ہوئی۔

”اللہ خیر کرے۔“ کیوں بدفال منہ سنے کا ہے ہوئے پھوڑ اور ست لڑکی کا۔ 18
”مقبول بیکم فریلن کے کھانے۔“ 19
”میں نے تو صرف بات کی ہے۔ یہ جوانے اور جو جو کھانا تیار ہونے میں دیر ہو گئی تو
سرالیوں کے قتل کے منصوبے بنارہی ہے اسے کچھ پراسرار اینڈ ٹیسلی کاروڑہ مکروہ ہو جائے گا۔“

بڑیانی کا مسالا تیار تھا صرف چاول ایال کے دم رکھنے تھے
فروٹ چاٹ دی بڑے سادا اور راستا دعیرہ و مقبول
بیگم نے تیار کر دیا تھا۔ روست پہ بھی مسالا گاہو اتھا وہ
بھی ماں کو صرف ادون میں رکھنا تھا۔ سویٹ ڈش اس
نے آسان سی بنائی فروٹ ڈرائفل۔

سب کچھ بیبل پہ سیٹ کرتے ہوئے اس نے بڑی
میشن کے عالم میں نام رکھا۔

”ماما۔ روزہ کھانے میں دس منٹ رہ گئے ہیں۔“
”اور ابھی تک وہ لوگ نہیں آئے حالانکہ وہ تو
وقت سے وہ گھنٹے پہلے آکر ڈیرے جانے والے لوگ
ہیں۔“ نازیہ بھی فکر مند تھیں۔

”فکر تو مجھے بھی ہو رہی ہے مسکین سے کوئی
یہ فروٹ چاٹ ہے۔“ اس نے بیشن۔ فون کر کے بتا کر لے۔ مقبول بیگم نے کہا پھر کال بیل
گھولتے ہوئے کھا۔ ”لوگوں کے نام پر اس میں
”فروٹ چاٹ۔“ مگر فروٹ کے نام پر اس میں
صرف اپنی نظر آ رہا ہے وہ بھی بیشن کیا ہوا۔“
”فوار پلیز ٹنگ نہیں کرو۔“

”زبردست! کچھ کی کھنگ اور بیوی پس کے مان۔“ ہارن کی آواز تو تھیں آئی۔ ”نازیہ تھی کہا۔
”اوڑا اس لیے یہیں آئی کیونکہ ان کے پاس کنوں نہیں
ہے۔“ وہ کہتا ہوا نکل گیا۔

”اس کے کون سے مہمان آئے والے تھے؟“ مایا
”ہاں نظر تو ہی آ رہا ہے جیسا شاہیوں یہ ہم ایسا ہی لار کھکی۔“
ایک عجیب سامسکس جھر ایک روسرے پہ مارنے ہیں نا۔“ مقبول بیگم نے شانے اچکا کے
کرے سے نکلتے مسکین کو دیکھا۔

”میں نے اسرار کو فون کیا ہے۔“ وہ بہت سنجیدہ
لگ رہے تھے۔

اتا تو پتا ہے کہ پکوڑوں کے بیشن میں دیسمنٹ میں کوئی
آج صبح فون کر کے اپنے نہ آنے کی اطلاع دے دی
تھی۔ اس کے بہنوئی کی طبیعت کچھ خراب تھی۔
”رازی پلیز فوار کو پہاں سے نکالیں۔“ وہ چلائی۔
”سفید جھوٹ۔“ مقبول بیگم نے جھٹلایا۔

”کوئی اطلاع نہیں دی۔“
”اس کی فوار سے بات ہوئی تھی اما۔“ مسکین

بائچن کی طرف بھاگی۔ فوار نے ہستے ہوئے دادی
کے پچھا۔

”دادی کیا شادی سے پہلے بھی لڑکیاں منگتی تھیں اور
اپنے والوں کے بارے میں اتنی بھی بخی ہوتی ہیں؟“
”نہیں سب تو نہیں۔ بعض بڑی دیدہ ہوائی ہوتی ہے۔ جو تی کی نوک پر رکھتی ہیں اپنے سرال والوں کو۔“

”میں ذرا بینیمہی کروں بے چاری کی وہ اٹھا۔“
”فیروار جو ٹنگ کیا تو دیشون نے تنبیہ کی۔
وہ ان سے کرتا اندر آیا اور اپنی میں رکھی ڈش کا
باڑہ لینے لگا۔

”اویس سب کی چشمی۔“
”لکا سے وہ لوگ آتے گے۔“ مایا جسے پھر سے جی اٹھی۔
”فروٹ چاٹ۔“ مگر فروٹ کے نام پر اس میں
”فوار پلیز ٹنگ نہیں کرو۔“

”کیا مطلب؟“
”تم اپن لگانے والی ہو؟“
”یہ تھیں اپن نظر آ رہا ہے؟“
”ہاں نظر تو ہی آ رہا ہے جیسا شاہیوں یہ ہم ایسا ہی لار کھکی۔“

”وہ باول میں چچے چلانے لگا۔“
”یہ اپن نہیں پکوڑوں کا بیشن ہے۔“
”ڈنک پیلی میا رسٹ بھجھے کی کھنگ نہیں آتی نگر لگ رہے تھے۔“
اتا تو پتا ہے کہ پکوڑوں کے بیشن میں دیسمنٹ میں کوئی
فریق ہوتا ہے۔ اسے کھانے کے لیے تمہارے اسرار کو
کنگریٹ کے دانت لگوانے ہوں گے۔“

”رازی پلیز فوار کو پہاں سے نکالیں۔“ وہ چلائی۔
جیسے تھے اس نے سب کچھ تیار کر کیا رسٹ ویسے
بھی کافی کچھ نازیہ نے تیار کر کھا تھا، کو فتنے تیار تھے،

”باکھر نئی نئیں بوا۔ ادھر آؤ داں کو باہجوں
پکھر لاؤں تک گھس والی کی جانش پڑھنا۔ پردے
بھٹکتے تھے۔ تالہنہ میں سامنے والے کھاتے ہیہن والے
زیر تھے۔ لیکھتے ہیں۔ بے خدا اپو کیدا راپی فیملی کے سامنے
بیٹا افطاری لر رہا تھا۔ چاروں پوچھا۔ یوکی اور ماں
لے چہوں پے ایک انعامی کی چک کی شناساہ انھوں کا
سرور تھا سینی کا احساس تھا۔
لایا۔ ”لیکھا تمہارے ہاتھ کی بیٹی پیٹھیا مژھے ملے
کر کھا رہے ہیں۔ ہوتی اسرار کی یملی تو سو سو نظر
نکل رہے ہوئے سمزیل۔“
میانے آنسو بھری آنکھوں کے سامنے اسے مسرا

میلانے آنسو بھری آنکھیوں کے ساتھ اسے مندا را

لے آزماں ہیں جسے رہتے ہیں میں نہ خالاں کر کے دیکھتا۔

لہ ملکہ نے اپنی نہاد کے پڑیاں اور
اویسی کے پڑیاں بھی کھو دیں۔

”بَتْلِيُّوكِيٌّ مُكَلِّمٌ فِي الْمَسْكَنِيِّ-

"میں صرف ذات میں کامیابی میں اپنے تجھے دیکھتا ہوں۔

بُش۔ تب میں روکی چینہ بُش کے لہلہ پھر۔

یوں یا کوئی اس
لئے ممکن ہے

وَمِنْ تَاصِلٍ وَمِنْ أَرْبَعَةِ أَكْلَمٍ

لیا کے بماری اے تمڈر ارکی ایکشن دیکھا کے تمہیں

بھائے ادھیش نہیں میں کوئی بھائی نہیں تو ریسی

میں نے سوچا تھا میں مارا لے گا تھا میں میں کرنا

توت کیسیں احساس ہو گا کلارنس!

ٹوست اور جوں کی فرماش کرنا آسان ہے ۔

کی خالیت میں کری کے موسم میں اتنے لوگوں

خیال رکھتے ہوئے کھا بنا کیا مسئلہ ہے۔

”ہال یہ تو ہے۔“ وہ پھر بھی مٹھوں ہوئی۔

کام کا لوڈ اچانک بڑھ جائے اور ارامنہ میں

بیکار ہوئی ہوں۔“

بایلریکی تویس هیس سوس رانچا
و تیکی مارک نند استین گرین کات تیک

لے ارام نے ایک بھائے تھے۔

گرمه لی یا خسروت لی - همچنان او سارا اون
مد نهاده اند اما حاتم که با اینها الگ

نکست صدر بھوئی تا اور جو انسان بکھے بنایا چاہا وہ الگ

10. *Leucosia* (L.) *leucostoma* (L.) *leucostoma* (L.) *leucostoma* (L.)

Ujale
e Ura

بچنے کا شکریاں تو آہی چکی تھیں۔“

پانی ناتم نے نازیہ۔ علی اپنی رضیہ کا بیٹا اس جمعتے کو
بسا و نذر لختے والا ہے ماشاء اللہ۔“

ہازیہ نے میگزین سے سرہنما کے مسکرا کے دیکھا۔

بول، ہی وہ دوبارہ قون کی جانب متوجہ ہوئیں، ان کی

ستر اہٹ بھاپ کی طرح اڑ گئی اور وہ کوفت سے

بچنے لگیں۔

”پہلا روزہ ہونے سے جو وہ پندرہ سال کا ہوا رہا۔

”اب بھی نہ رکھے گا پہلا روزہ سے تو کیا بڑھا پے میں

رکھے گا۔“

”میں تو کہتی ہوں اس موقع پر ایک شاندار سی

تقریب ہونی چاہیے۔“

”ہاں اور جوئی ایک ولڈ چین اور کنگری بنوانے ہیں وہ

بھی خازدان اول الول کو دکھانے کا مہم مل چکا ہے کہ اماں کو کوئی

پلے وہ پندرہ دن تک کے گئی تھی۔“ چباچبا کے جواب

نظریں میگزین کھنگا لئے ہیں اور دل بھڑاس نکالنے

میں لگا تھا۔

”اور کیا؟ یہی اللہ ماذگار بحاجت ہوتے ہیں۔“

این خوشی میں شریک ہوئے ہیں، اور ان طاریں اکاٹاں

الاگ میں ہاں ہاں بیٹھ کیوں نہیں تحفہ تو علی جو مانگے گا

وہ لے گائیں۔

”وہ بڑی مسروط لائی ہو کے تھیں کی بات سن رہی نہیں، مجھے

تھیں۔“ اتنا ٹھاڑ پڑھنے پڑا شست ہو گا۔ ایک تو اماں کی باتیں،

”ہاں سے یہ آئیا بھی اچھا ہے۔ علی پیدا بھی نانی

کے ہاں ہوا، اس کی پہلی سالگرد بھی نانی کے ھبھ ہوئی۔ تو

روزہ کشائی کی تقریب بھی نانی تک کھڑھوئی چاہیے۔“

”جامست بنوانے بھی نانی تک کھڑھوئی ہاں آجائیا کرے۔“ وہ

لے نکل گئی۔

کوفت سے سوچ کے رہ گئیں۔

”میں مسکین سے بات کر کے سارے انتظامات

کروائیں ہوں۔ تم نیس آئے کاہر و گرام بناؤ۔“

نازیہ میگزین تھے کہ اس کی تھیں۔

”میری بیکر والی گرے ٹائی کھان تھے،“

لے کر اس کا

مسکین نے دار دلوب سے سر نکال کے پوچھا۔

”ٹائی باندھنے کی کیا ضرورت ہے، سامس تو دیے ہیں، ہی تھک ہونے والی ہے۔ ایک پھندہ لکھنے والا ہے، ہم سب کی گرد نوں میں۔“

”کیا مطلب؟“ وہ چونکے پھر کسی نتیجے پر پہنچ کر بولے۔

”رضیہ آرہی ہے؟“

”آئیں زندگی اماں خود ملارہی ہیں کہ آئیں مجھے مار۔“

”اس بار کافی دن ہو گئے اسے آئے ہوئے۔“

مسکین نے ٹائی باندھنے ہوئے سرسری انداز میں پوچھا۔

”ہاں اور جوئی ایک ولڈ چین اور کنگری بنوانے ہیں وہ بھی خازدان اول الول کو دکھانے کا مہم مل چکا ہے کہ اماں کو کوئی پلے وہ پندرہ دن تک کے گئی تھی۔“ چباچبا کے جواب ملا۔

”مسئلہ کیا ہے نازیہ؟ دو چار دن بھی کیلے آرہی ہے؟“

آنے دوستہ ناتا بھوڑی سی ناقابل برداشت ہے میری

UrduPnoor.com

”اوکے پچھے زیادہ مگر اس کا آنکھ بند نہیں کیا جا سکتا۔ آفرٹرآل یہ اس کے بھائی کا ہر ہے۔“

”ہاں“ میں گھر رہی ہو کے تھیں کی بات سن رہی نہیں، مجھے

”ہاں“ نہیں۔ اتنا ٹھاڑ پڑھنے پڑا شست ہو گا۔ ایک تو اماں کی باتیں،

”دوسرے رضیہ کی عادتیں۔“

”روزے کی حالت میں صبر سے کام لینے پر دگنا کے ہاں ہوا، اس کی پہلی سالگرد بھی نانی کے ھبھ ہوئی۔ تو

روزہ کشائی کی تقریب بھی نانی تک کھڑھوئی چاہیے۔“

”جامست بنوانے بھی نانی تک کھڑھوئی ہاں آجائیا کرے۔“ وہ

رضیہ سلطانہ کے لشکر کو راوا دلتے سے کیسے روکا جائے۔“ وہ ہاتھوں پہ سرگرا نے سوچنے لگیں۔ پھر سر جھٹکا۔

”عنی الحال تو مار کیٹ جانے کے لیے تیار ہونا ہے۔“

فرزانہ آتی ہی ہو گی۔ ”تیار ہو کے وہ بھی ہی کرے

سے نکلیں۔ مقبول بیکم نے پکارا۔

”نازیہ ستو تو۔“ وہ پیدا پہ کچھ لکھ رہی تھیں۔

”بے ایسے فہیت۔“
”درست نہیں تھا میں سنتی دلائی ہے؟“
”لذت دلائی ہے۔“ سپریز ماری میں آوازِ دو اُنستہ بُلے تھے۔
”لذت دلائی ہے۔“ سپریز ماری میں آوازِ دو اُنستہ بُلے تھے۔
”لذت دلائی ہے۔“ سپریز ماری میں آوازِ دو اُنستہ بُلے تھے۔

"خداوند یا صفات پرندگان نہ ہے۔" "امال یا ڈرائیکٹ روم میں مزبور کیا کر رہے ہیں؟"

”اُن کے پیارے ایک ملکہ تھیں جس میں رہنے کے علاوہ اُن کے ملک میں ایک سو ملکیں نے بھیجی ہیں۔ اسے کسی فکر کا نتیجہ نہیں۔“

”اے سلیم۔ مگر ڈرائیور کو روم کا اے سی تو اس سینما میں لگا ہے۔ باکل ٹھیک کام کر رہا ہے۔“
”یاں تو میں نے کب کھا خراب ہے۔“
”تیک آگئی“ جان تھنڈے۔

”میرا بیوی تو تم نے پھر منکے کرے میں لی دی لام ”تو کہاں گیا؟“ وہ حیران تھیں۔
”اوپر پست روئی تھے سی؟“

یہیں رہوں گا۔ بے پریس ہے۔ کنار نوں دیکھنا پڑے تھے۔ ”
”جی۔ بستراس بار مکان پنے روم سے نی وی سیٹ اٹھا
شکران و کواریوں اب جاؤں میں؟“ COM

"شس پے جارنے ہوں۔
"کازی
"پھر زرا مجھ پر کے ہاں آتا رہ جاؤ۔"

رہاضر ری ہے تھا۔ اور میں تمہارے
”دیکھنی تو شایگ کرنی پڑھو۔ اور میں تمہارے
گھر کی رکھوائی کرتی رہوں۔“ وہ بگڑ گئیں۔

”میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ اچھا آئیے“ پھر کچھ چلتی ہے ”پاں یہ ٹھیک کہا تم نہ لے۔۔۔ وہ نہیں۔
یاد آئنے پڑے جو نہیں۔۔۔ مرضی نہیں چلتی تو داؤ چالا لوں مگر کیا کروں یہاں

”ارے ماں مادر آمالو امک ہی سہیلی اور وہ بھی ملک آؤں مگر ٹھیک اسی دن ہمارے گھر میں روزہ کشاںی ہے۔ یہ بھی نہیں چلتا۔ اب یہی دیکھ لودل تو چاہ رہا ہے“ لیکن ہاجرہ آئی تو اپنی بیٹی کے پاس کینٹہ اکٹھی ہیں۔

”ارے ہاں یاد ایسا یو ایک ہی ۴۱ اور وہ ۴۲ ملک تقریب ہے۔“
”سے پاہر کتنا فل اوس ہو رہا تھا اس کے لیئے فون چہ ہی ”میرنگ نند کے بیٹے کی ۴۳ اور کبھی کی۔“
مات کر لوں ۴۴ انہوں اپنے فون سیٹ اپنی طرف لالاں، لال دبیر، ۴۵ لالاں کے لاد۔“

”اب آپ کینیڈا کل ملا گی؟“ وہ پریشان ہو
کہیا۔

اندیں نے ساس کو اپنے بالکل سامنے صورچہ
بنہا کے پیشے رکھنا تو سنپھل کے بات کرتے ہوئے
بند کر دیا۔ ”فراز انہیں میں کے بات کرتے ہوئے تو
”فرزان تھی۔ اپنے بارے میں آنے والی تھی۔“
”خیرت؟ اسے یہ خیال کیا تھا؟“
”عمرے پر جارہی ہے اپنی قیمتی کے ساتھ۔“
”انہوں پورے ہو گئے؟“
”کیسی باشکن کر رہی ہیں ایسا۔“ عزیز دوست کے
بارے میں ایسے کہانی بڑا لکھا۔

”دیے ہم سب کو جانا چاہیے۔ اس جمعے کو رات
کی نلاسیت ہے اس کی اور جمعے کی شام افطاری پر بلایا
ہے انہی نے۔“
”مذہرات کر لون جمعے کو تو ہمارے اپنے ہاں تقریب
کیے۔“

”تخریب؟ کیسی تخریب کاری؟“ کون کر رہا ہے
تخریب کاری؟ ”فراز نے آئندہ ہوئے تفتیش کی۔
”تقریب کے یعنی فنکشن۔ تم شاید تخریب کاری
بھر رہے ہو۔“

”کیا فنکشن“

”تو اپنے گھر کی کنال کے بنگلے پر۔“ نازیہ
تملا کے سوچنے لگیں۔
”صرف دو سویٹ ڈشنز سے قلعہ تو ضرور ہونا
بھر رہے ہو۔“

”اڑکے نہیں بیٹا میں بروزہ کشائی کی تقریب ہے۔“
”لالا، ایسا یار نازیہ رکھ لے گی۔“
”قبر کشائی کا تو سنا تھا، عموماً پوچھت ماڑ جنم کے دیلے۔“
کرائی جاتی ہے مگر روزہ کشائی؟“
”مقبول نیکم کو گویا پھاٹپڑیاں چھوٹ گئیں۔“
”اللہ کا نام بولو کے کیسی منحوس پاتیں کر رہے ہو۔
مل اپنا پہلا روزہ رہنے والا ہے۔ لال کا ایک چھوٹا سا
نکشن کر رہے ہیں، ہم اس جمعے کو۔“

”اور اسی جمعے کو فرازانہ نے بھی اپنے ہاں انوائیٹ
کیا ہے۔ عمرے پر جارہی ہے وہ۔“ نازیہ نے اپناد کھڑا
لے رہا۔

”مجھے سمجھ نہیں آرہا میں علی روزہ رکھ رہا ہے تو
اپنے لیے رکھ رہا ہے۔ آئٹی فرازانہ عمرہ کرنے جارہی
ہیں اپنے لیے جارہی ہیں۔ لوگوں کو اکٹھا کرنے کی کیا

ضرورت ہے۔“ ”فواز حیران تھا۔
”یہ روایت ہے ہماری سالوں سے یہی ہوتا آ
رہا۔ تم زیادہ تیرے مست زکالو۔“
”بھر حال میں اتنی پیاری دوست کو ناراض نہیں کر
سکتی۔ ڈنر میں شامل نہیں ہو سکتی گھر میں فنکشن جو
ہوا یکین تقریب سے فاسد ہونے کے بعد اسے
سی آف کرنے ایسے پورٹ تک جاؤں گی۔“

مودودی نہیں

”مینیو کیا رکھا ہے آپ لوگوں نے؟“

رضیہ نے آتے ہی انکو اسی شرف عکرا دی۔

”کھنڈنگ کے لیے کسے پاٹ کیا ہے؟ وہیے ہاں میں
رکھ لیتے تو پہتر تھامیں میں کئی لوگوں کو بلایا ہی نہیں پایا۔
محضہ زمانہ تو البتہ سیکر آپ کا۔“

”تو اپنے گھر کی کنال کے بنگلے پر۔“ نازیہ

”صرف دو سویٹ ڈشز سے قلعہ تو ضرور ہونا
بھر رہے ہو۔“

”کیا فنکشن“

”راہکر رکھ رہا ہے۔“
”راہکر رکھ رہا ہے۔“
”راہکر رکھی ہیں۔ اب ان پر کمالوں کو رہہ ڈال کے
کھائیں گے۔“

”اب یہ تو لوگوں کے ذوق پر منحصر ہے۔ پچھلی بقر
کرائی جاتی ہے مگر روزہ کشائی؟“

”عید پر ہم نے تمہارے سرال والوں کی جو دعوت کی
بھی اس میں فراہم راہکر کے ساتھ منجوریں اور چکن
وو آئمنہ بھی تھا۔ مگر تمہارے سرراہکر پر بھری ڈال
کے گھار ہے تھے اور جھٹائی اچار اور رائٹس کے ساتھ
شوٹ فرمائی تھیں۔“

”آپ نے بھی تو اتنا دھیر سارا زرہ رنگ ڈال کے
دینا ہے تھے وہ اسے بربیانی سمجھے۔“

”فواز بھائی“ لبری سے ہارٹ شپ کے بلونس بھی
لے آئیں دوڑھائی درجن۔ ”یہ فرماش“ روزہ بابا علی
کی تھی۔

اس کی ترن کامنٹر ہو تو نجیک تکن گئے۔ بعد ازاں اسی سو
سماں کے درین میں داہم روندھن والا تھا۔ سب
لکھوں میں کھوبھیے نظر تھے جب رملہ بھرے سے آتا
چکنے والی چیزوں اعانت پلی آئی۔
”ماما۔ یہ ایس۔ اس نے رنسی کو تھامائی۔
”اب پہلے اسے چاند کی طرف کر کے چاند کو
لکھیں۔ بعد میں اس میں یا ماں کا چھپا رکھتے ہوئے رانہ
بیت لیتے ہوتے تو اس لیتی۔ ”قبول یا کیم شفعت و یکھیں۔
دھنیا نے ماہنے کا ملکہ دزادہ بیوادی ہی میکل بنایا
رسی کو پہننا یا درہ بانہ رونا مانا انکے بات ہنسنے والی بھی قصہ

”ہم یعنی ہم بھائیوں کی کوئی نسلی پکڑ میں آہاتے اور ردت والی بھی۔“
”ہم یعنی ہم بھائیوں کے نسلی پکڑ کے ناتھ میں ”نانو کم از کم آپ کو تو بتا ہونا چاہیئے آپ تذکرے
آدمیوں کی رہبیت کا سور اور بنی اسرائیل کے بھائیوں کے ناتھ میں ”درا راجہ داری میرا یار میں ان کی دادی ”سور داریا“ علیہ السلام ایسا میرا یار
”ہنس نی۔۔۔ داری داری میرا یار میں ایسا میرا یار سمجھنے اور وہ اس میں سما جانے پڑے۔“
”اتے تمہارے اور کے امور کا انتہا تھا لانا تھا۔“

پے اور وہ سیل میں ہے۔ فواد نے آگے بڑھ کر رکھ دکھ کا باہتھ تھاما اور اسے پڑھنے کی سالہ بیٹی رملہ تھی جو کسی بھی دارشک سے بغیر ایک ٹلوئیزی کا منظا ہر د کر دیتی تھی۔ لیکن جانب لے گیا۔ سامنے کو سارے بیٹے اتنے بڑے ہوئے تھے کہ فارغ

سم ازیسا یو ملہ سارے اھبیبے داں اس بات تھی
وائلڈ کارڈ اندری ا پیشل رشوے۔
”مقبول ہیگم آئیں باس شامیں کر کے رفاقت
بھوکے طنزیہ انداز نے بیٹی کی بعانت ھور نے پہ مجبور کیا
جو سرشاری سے رملہ کاما تھا چوہم روہی تھی۔
”ماشاء الله بڑی بولڈ اور ائمیں جنت ہے میری رملہ
بیان تری کرے گی۔“

بِنَوْنَ مُهَرَّكَمَرَے کے لئے وہی سے کیبل نکال دو تم ” جواب دے دیا۔ ”

”تم غریب دوست بناتے ہیں کیوں ہو؟ ” مسکین کو اس سے بہتر جواب نہ سمجھتا۔

” میں غریب دوست بناتا ہوں اور آپ دوست بناتے ہیں جو آپ کو مل سے غریب کر رہے ہیں۔ ان کو خوش کرنے کی کوششوں میں آپ کے پاس اتنا بھروسی نہیں پختا کہ آپ اللہ کو خوش کر سکتے ہیں۔ ”

” دُنْجَتْ زِيَالْ قِرَازْتْ یَہْ لُوكَا۔ ”

اس کے جانے کے بعد مسکین نے شاک نکلتے ہوئے کہا۔

” کبھی کبھی ایسی زیال دراز اولاد بھی نعمت سے کم نہیں ہوئی۔ ” نازیہ نے آہنگی سے کہا۔

” دُغْفَلْتَرْ کی نِشَذَ سے جگاریتی ہے۔ ”

” لَامَسَ وَهُمَّ وَهُسَارَ۔ ”

” پھر تاراض ہو گیا ہے؟ ” نازیہ اس کی اتری سنا میں۔

” نہیں ہوئے میں یہیں ہوئے ہوئے ہوئے ہیں۔ ”

” یہ کیا پہلیاں بھجوڑی ہو؟ ”

” لَامَسَ وَهُمَّ وَهُسَارَ کہہ دیجئے ہے کہ میں ان کے

لئے ہیں آپ۔ ”

” پھر وہی صدید تم بتاتیں ناکہ ہمارے گھر کا ماحول

اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ ”

” ماحول اجازت نہیں دیتا یا دادی اجازت نہیں دیتا تو لوں گا۔ ”

” اچھا اور اڑو وہ جو کل بھل کو خوش کرنے کے لیے شاک دیں؟ ” وہ شک کریوں۔

” وہ میرے منگیتی ہیں۔ ” اس نے پیر پٹھے۔

” تو گھر آجائے اتنے بھی دیوانوں نہیں ہیں ہم بس چند اصول ہیں بڑوں کے بنائے ہوئے۔ وہ توڑیے تو نہیں جاسکتے۔ اس دن ان لوگوں کو انتظار پارٹی دی تھی تو کیا تم کو نظر پرند کر دیا تھا کمرے میں۔ آپ بھی آجائے میں خود فون کر کے بلوایتی ہوں۔ ”

” اتفاق بزندہ بارے ” وہ بھرپورے لگاتا نکل کیا۔ باہر بنج میں نازیہ مسکین کو بھرپورے بھنپھلائے انداز میں بیل حساب کتاب سمجھتا رہی تھیں۔

” آپ میں کیا کرتی۔ ” بے شک فرزانہ ہی میری بیٹھتی ہے لیکن وہ اکسل نہیں جا رہی تھی عمر میں جو اس کا شوہر تھا اس کے بزندہ نسب جا رہے تھے ان صرف فرزانہ کو ہمار پہنچاتی تو نہ صرف اس کی بلکہ بھی بھی سکی ہوتی۔

” اور آئھ لوگوں کو آئھہ ہزار کے ہار پہنا کے تمہیں وہ سماں تھیں امتیاز مل گیا ہے۔ ” مسکین بلبلانگ کے بیل۔

” آئھہ ہزار کے آئھہ ہار؟ ” فواد نہیں کیک سے لزرا میں پونک کر رکا۔ ” کیا سونے کے باری تھے؟ ”

” وہ نہیں گیندے اور دیگر کے پھولوں کے جیم ” نازیہ

” یہ بھی تو جاؤ گا۔ ” مسکین عرا کے بوئے

” تو کیا خالی ہار چڑھا دیتی میتہ چڑھانے والا ”

” وہ چیز کہ جیسی ہو رہی تھیں ” آنے کا خاتمہ

” تکش کہ تمہارا خرچہ انوں میں ہوتا۔ ” اللہ کی

” نہیں ہرگز حساب نہ لیتا۔ ” مگر ہزاروں کے خرچے کا حساب انوں گا۔ ”

” اچھا اور اڑو وہ جو کل بھل کو خوش کرنے کے لیے شاک دیں؟ ” وہ بھل کا خرچہ کیا تھا۔ ”

” اس بار بغلیں جھانکنے کی باری مسکین کی تھی۔ ”

” بہت خوب ” ایک آئھہ دس ہزار کے ہار پیلی

کو ڈھنعاں تھیں اسی سہی دوسرے نے ان لوگوں کو افطار کی کرانے پر دلاکھ لگادیتے ہیں جن کے پیٹ کھا کھا کے

” اسی پھول رہے ہوتے ہیں ” اس پر بھی یہ عالم ہے

” میں نے اپنے ایک غریب دوست کے گھر والوں کے لیے زکوٰۃ کی بات کی تو آپ دونوں نے صاف

”ونہیں مانایں وہ گھریہ نہیں، اسکیلے میں لمنا چاہتے ہیں؟“
”کیوں؟ ایسی کون سی باتیں ہیں جو فون پر پورنی نہیں رہ رہیں، جن کے لیے آئنے سامنے بیٹھنا ضروری ہے وہ بھی اسکے میں؟“

نازیہ نے تیکھے تیوروں سے پوچھا۔

”اپنے ایک تو سارے تیکھے پڑ جاتے ہیں۔ بات کی زناکت کو کوئی نہیں بخوبی مانتے وہ ناراض ہو گئے تو نال آپ کہہ دیں۔“ ”اچھا مال کناہ گار ہو جائے اس کی پروا نہیں اپنے اعمال کا کتنا خیال ہے۔“

”فواود سے کہتے ہیں۔“

”ہاں فواود تو ویسے ہی جہنم کا اندھن ہے ایک آدھا نہیں ہیں جن سے زندگی موت کا سلسلہ پیدا ہوتا ہے اتنا سیریز لی مذکور نہیں نہیں نازیہ اپنے ہوتا اسرار میں ہو مل گیا اور مکر کیلے گاتو کیا فرق پڑتا ہے۔“ ”وہ پاں ہی کھڑا بھی گیا تو کیا ہو گا زیادہ سے زیادہ“

”مگر انہوں نے ایسا کون سی انداز مطالبہ کر دیا ہے۔“

میری عید آنی سے سرمال سے اسرار چاہتے تھے میں ان کے ساتھ ہاتھے اپنی پسند سے شانپنگ کر لونا اب بتایے شانپنگ کیا ہے بسی مناسب ہے۔“

”اچھا میں بات کروں ہوں اپنے اپنے“

”اماں سے پوچھو لو۔“ یہ مسکین کا جواب تھا۔

”وہ ہرگز نہیں مایل گا۔“ نازیہ نے مایوسی سے سر ہلا کیا۔

”پھر سمجھا روماں کو۔“

”اسے تو سمجھا روماں کے سرمال والوں کو کون سمجھا گا اور آج کل ایسا عام ہوتا ہے۔“

”اویکھ لو بھی۔ جو کرتا ہے کرو میں تراویح کے لیے لیٹ ہوا رہا ہوں۔“ وہ نکلن گئے۔

”اب میری عزت تمہارے ہاتھ میں ہے۔ وقت

چہ آجانا۔“ نازیہ نے اسے اجازت دے دی مگر بے شمار پدائیوں کے ساتھ۔

”یہ نہ ہو تمہاری دادی ہی عید الفطر کو بقر عید بناؤ لیں۔“

ایسی سنبھالی کہ نظر نہ آئی۔

ہزارجے بے تیاریاں ممکن ہیں تاہم۔
ان کا ایسا سچ نہیں کہ جھا جھا ساتھا جسے مخصوص
بنتے تھے۔ ان کا ایسا سچ نہیں کہ جھوٹی نظریوں سے دیکھتا۔
ایسا کہانیوں کا نہ ترا جادو اور کھوئے والی کھجور کی پیمائش
بنتے لہن کے پھول۔ لیکن حقیقی چیزیں کا تھیں ایسا
ذبیح کی بو تلیں سویاں سب منگوا کے ہمزاں میں میں
بنا یا ہے اور جوڑے بھی ناموں کی چیز لگا گا کے

ان

بیدار کی ہیں۔ تو ہے تمہارا اللہ انتظام سارا وقت یہ نکمل،
میں ہو۔ ”خلافِ عادات انہوں نے اعریف کی مگر وہ
مرے میں پھی آئیں۔ اندر آکے ادا کی کے عالم میں
پھیل کر سائیں۔ نیتیں کادر از کھول کرنے کے لیے زکاری۔

”الا، ایسا آپ کیلوں چلے گئے اتنی جلدی لے، اور
سک اٹھیں۔ ان کے اماں ابا نازیہ کی شادی کے
نیرے سال یہ ایک حادثہ ہیں۔ پھر یہ دو

بیرونی بہتائی تھے۔ نازیہ پھولی ہیں غیم ان سے وہ
بڑا بڑا الگ بات کہ ان کی شادی نازیہ کی شادی کے

UduPhoto.com

نقے سے وہ نازیہ کے مکے کی روایت تھا ہی دیا کرتے
اس شکران سے تو عیدی بھی نہیں بھیجی۔ مگر ان کا

جوڑا اور بیوی کی نقد عیدی کی آحوالی وہ نقد عیدی ہی ہاتھ
میں لے لے کر ادا کی تھے۔ مسکراویں۔ ایسے لکھتے ہیں روت

ان کے پرس کوڑا کر میں ڈھیر تھے۔ ترسی تھیں وہ ان
چیزوں کو۔ جو ماں میں بیٹیوں کے لیے عیدی کے نام پر
چاؤ سے خریدتی تھیں۔

انہوں ہنے بیوچ رکھا تھا وہ ماہا کی شادی کے بعد ہر جن ان
سال اسے عیندی کی بھجنے کے بعد ایسی ہی عیدی ایکلا الگ

جلگہ محفوظ کروائیں گے تاکہ کل کو وہ نہ رہیں تب بھی چند
سال یہ تھے اسے ملتے رہیں۔ پچھلے دنوں نازیہ کی اپنی

بیوال سے کوئی تلمذی ہو گئی تھی جسکے نسبت میں دو نوں
طرف سے ملنا بخشندا نہ تھا میں نازیہ کو امید نہیں تھیں تھی کہ

اس بازوہ روز کی بھنکی عیدی کی بھی آسے گی۔

”نازیہ سے“ ساس کی آواز پر وہ آنسو صاف کرتی

تمیں سند کے لیے انہوں نے عید کی شانگ ساس کی ساری بہاتوں پر عمل کرتے ہوئے بڑے طے کی تھی یہ سوچ کر کہ وہ ان کی سی رشتے میں بہت شوہر کی بہن ہونے کے تائے اسیں بھی وہی توقعات ہوں گی جو انہیں ہیں۔

۲۷۸

”بھی اماں۔“
”یہ اور آنہوں نے ایک بڑا سازھا ہوا تھاں آن ساتھ اپنے میرا بچہ تو ہے، ہی بڑا نیک دیکھو تو آنکھیں نور پک رہا ہے پھر کے پہ۔“ مقبول بیگم نے اس کا ماننا پورا کیا۔ ”اں“
”یہ کے دینا ہے؟“ وہ خشک لبے میں پوچھنے لگیں

”ذمہ دہیں دیے رہی ہوں یہ تو ف۔“ COM
وہ ذرا سی خیران ہو میں پھر لبے تال سے کپڑا اٹا بڑا خوب صورت شیفون کا زردار کپڑا اپنی میچنک تی سینڈل چوڑیوں سونے کے ڈیپس کے ساتھ رکھا تھا جنہیں اپنے پیغمبر کے ساتھ رکھا تھا۔

۲۷۹

”اماں سب سے بھرپور میرے ہے لیے کون۔“
”میں لا لی ہوں اسکو میرے ہے لیے کون۔“
”امان سے بھرپور میرے ہے لیے کون۔“

۲۸۰

”آنسووں نے آنکھوں کے آنکھیں وہندہ بھاگ جاتی ہے۔ سحر کے وانک تک نوافل ادا کرنے کی چادر مان دی تھی۔“
”اگر مگر کیا مجھے ہی ویرے سے اٹھاں ہو۔“
بیٹیوں کو عیدی بھیجنا اگر ہماری روایت ہے تو صرف اس بھی کو کیوں وی جائے جسے ہم رخصت کر کر ہیں، اسے آنکوں نہیں جسے رخصت کر کے اپنے گھر لانے ہیں۔“
”اماں۔“ وہ ان کے گلے لگ گئیں۔

۲۸۱

”آج بتا پیسوں کی رہات ہے ساری رات جاگ بیٹوں پہنچنے کے بعد انہوں نے خود پکن میں جا کر ہلاکا پھلکا کے عبادت کر لی ہے۔“
”ساری رات۔“ ماہانے جمائی لی۔

۲۸۲

”آج بتا پیسوں کی رہات ہے ساری رات جاگ بیٹوں پہنچنے کے بعد انہوں نے خود پکن میں جا کر ہلاکا پھلکا

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

لے کر بارہ بنانے۔

ایس نہیں تھیں ایک کافن کا عام سبتویک سے لیا ریڈی
میڈ جوٹ جس کا پیرا اور زیرا ایک انتہائی ناقص بھی
سیال ت خریدیں وہ ایک سوکی پیلی چالیس چالیس
روپے والی روپ اسکتیں اور ایک ڈیوڈرنٹ۔
ان کے ساتھ تو نہیں، البتہ جانے کے بعد مایا

پھوٹ پھوٹ کے روکی۔
دعا تھا مہ بکا پر فیوم لیا تھا میرے لیے اسرار اجنبی اور یہ
ڈیوڈ رنٹ نے دیکھ دکھانے کو بیٹھ لیا۔ اس نے اپنی
بڑی پسند کا نام لیا۔ اچھا شے (چھت) کے بھیکھ اٹھتے ہیں
اسرار کو فون کیا گیا جس نے بڑی شرمندگی اور
عذرست خواہانہ انداز میں بتایا کہ اس کے پسند کیے
خواز لئے اس کی بھنوں کو بینے آگئے تھے۔ وہ کچھ اُنہیں کہے
جاتا ہے۔

”خبرنے سی میں بہت بچھ کر لوگوں کی آنسو یو پیٹھ اور ایک نئے عنبر پیٹھ کی سانپر سوچا۔

"اوچیکے ہم سب جاتے ہیں اور راؤنڈی کریں گے جو
کسی کو قبول نہ کیا جاتا ہے۔" فواد نے کہا۔

دلیکن اُن رسم کو ختم کرنے کے لیے انی جانب
سے یہ قدم اٹھاتے ہیں کہ لیگ کے سال انسانوں اللہ بشرط
زندگی میں اعتکاف میں پیشوں فوج کی قسم کی کوئی

وہی دنیا کی دلچسپی اور انسانیت کی جائیداد پر مبنی ترین ادبی نظریہ ہے۔

”ماسیمی دی سے اعلان ہو گیا ہے۔ چاند نظر آگیا
پاس۔ ماریہ کے سامنے۔ *

لماہ نے خوشی سے اٹھ لیں گے۔
” ” جاندے ہیں ان کی بھی ماں۔ ” ” مسکین! اوز بہاز بیوی دو توں
مقبول بیشم کی سامنے جائے۔

”ھتے رہو۔“ پھر فواد کے جگہ سرپر بوسہ دے کر صدق دل سے دعا کی۔

”یا اللہ جس طرح اس رامفیکٹ میں تو نے میرے
فواز پر چل دیا اور رحمت کے ورواز نے کھوئے ایک
طرح اگلے ۷۰ منہان میں کل مسلم قوم کے نوجوانوں

حضر اسے خوشان یہ میں موم سے دبواؤں گے۔
پیر ایہت کا نور پر سارینا۔“

“آئین-الحلا”

Jia
One Uni

338

”چیلین داؤں ہے۔ اور (خدا) ہم نامیں چاند دیکھتے۔
فواونے پیشکش
”نہیں میرے بے آج رضیہ کے ہاں جاتا ہے

۷۔ ”وُزیر ہوت؟ آج کس لی بھپڑہ کشائی ہے؟“ چھوپھا کی
”دہنیں بھی رضیٰ کے“

”اٹھانا ہے؟ گوڈیں؟“ وہ حیرت سے بولا۔
”یا پھر وہ والا اٹھانا۔ جس میں بندہ اٹھ رہی جاتا ہے۔“

مگر اس طرح اٹھانا تو اللہ کا کام ہے۔ ” ۱۷۱
”کیا وہی بتا بی سکے حاضر ہے ہو۔ ہم انہیں اعتکاف
آٹھا نہیں کر سکتے“

سے اٹھانے جا رہے ہیں۔ ”
”اوہ تو وہ اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ لیکن کیا بیٹھے

”اگر مل کے انہیں اٹھانے جائیں گے۔“ COM
کچھ بہت ہلک کئے ہیں یا نڈھال ہو کئے ہیں جو اتنے

"پاگل ملت بنوں یہ روایتیں ہے۔ اعتکاف نہ کھٹتے ہوئے سارے رستے والوں جمع کیے جاتے ہیں۔